انوار الحج

تالیف

غلام حسن حسنو ایم اے

تیار کنندہ

خادم حسین چھوربٹی

زیر اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چھلو

انوار الحج

تالیف

غلام حسن حسنو ایم اے

تیار کنندہ

خادم حسین چھوربٹ

زیر اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چھلو

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب انوارلج

نام مصنف غلام حسن حسنو ایم اے

نام ناشر ۱۹۸۴ء حاجی محمود کمال کمال ہارویر سکردو

نام ناشر ۲۰۱۱ ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چلو

خصوصی اجازت نامہ

میری جانب سے اپنی تمام ترتیب دادہ کتب و رسائل
کو الالف و الحسن الف کے ویب سائٹ پر منتقلی اور
لانچ کی مکمل اجازت اور رخصت ہے - NYF زندہ باد

حقیر پُر تقصیر
غلام حسن حسنو ایم اے
محلہ خسیر گو نگصے خپلو

تحریر ۱۱ جولائی 2011

تقریظ

پیر نوربخشیہ میر سید عون علی الموسوی (مرحوم) چیئرمین محکمہ شرعیہ صوفیہ نوربخشیہ میر واعظ خانقاہ نوربخشیہ چھلو بلتستان

الحمد لله الذی خلق الانسان و شرفه علی سائر الحیوان بالنطق و البیان والصلوة والسلام علی نبینا و رسولنا محمد واله الطاهرین و هم خلفاء الرحمن امابعد

مولوی غلام حسن صاحب نے اپنی تالیف کردہ کتاب انوار الحج میرے سامنے پیش کی میں نے اس کا مطالعہ کیا مولوی صاحب نے کتاب ہذا کی ترتیب میں عربی عبارات اور اردو ترجمے کی صحت کا خاص حیال رکھا ہے نوربخشی حضرات مولوی صاحب کی اس مخلصانہ کوشش سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ان کی کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے (آمین)

۲۱ محرم الحرام ۱۴۰۰ سید عون علی الموسوی

۱۱ دسمبر چھلو بلتستان

تقریظ

استاذ العلماء خطیب نوربخشیہ علامہ سید علی شاہ صاحب (مرحوم) میر واعظ خانقاہ نوربخشیہ گلشن کبیر (سابق نام پھڑاوا) چھلو بلتستان

مرقومۂ اخوند غلام حسن از ابتداء تا پایان بغور ملاحظه نمودم در چند مواضع اعراب و جمله را درست کردم باقی مرقومات در باب حج برای حجاج مسمی به انوار الحج از فقهه احوط

خلاصه نوشته بانتها کوشش نهایت عمده کتاب تالیف کرده است – قابل استعمال برای فرقه نوربخشیه است بنظر تدقیق و تعمیق ملاحظه نموده بعد از ملاحظه و معائنه دستخط ثبت نموده ام

اخوند غلام حسن صاحب کی لکھی ہوئی کتاب کو شروع سے آخر تک دیکھا چند مقامات پر اعراب اور جملوں کی درستی کی باقی حج کے بارے میں حاجیوں کی سہولت کے لئے انوار الحج کے نام سے فقہ احوط سے خلاصہ ہے جسے انتہائی کوشش سے عمدہ کتاب تالیف کی گئی ہے یہ کتاب فرقہ نوربخشیہ کے لئے قابل استعمال ہے میں نے دقیق نظر اور عمیق نگاہ سے دیکھا پھر اس پر دستخط ثبت کیا۔

فہرست کتاب

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
عرض مولف	۵	باب اول	۸
چند ضروری ہدایات	۹	معلم حج	۱۴
حاجی ھاحب	۱۷	فضائل حج	۲۱
امام جعفر صادق کی نظر میں	۲۴	جنید بغدادی کی نظر میں	۲۷
باب دوم مقامات حج	۳۱	کعبہ کی تاریخ	۳۲
مقامات حج	۳۸	مقامات مقدسہ	۵۴
باب سوم اعمال حج	۶۷	اصطلاحات حج	۶۸
حج کے پانچ دن	۷۶	اقسام حج	۷۸
وجوب حج	۸۴	ارکان حج	۸۵
ارکان حج	۸۵	حج بدل	۸۶
میقات	۸۷	احرام	۹۰
طواف	۹۴	قربانی	۱۰۲
احصار	۱۰۴	فدیہ	۱۰۶
عمرہ	۱۱۰	باب چہارم	۱۱۴
ایک مکمل حج	۱۱۵	ادعیات	۱۱۶
دعائے صمیہ	۱۴۱	اوراد فتحیہ	
اورراد عصریہ			

عرض مؤلف

غالباً ۱۹۷۴ کی بات ہے کہ راقم الحروف لاہور میں زیر تعلیم تھا اور گھر پر چھٹیاں گزار کر لاہور جاتے ہوئے سکردو ائرپورٹ پر الحاج عبدالرحمان آف چھوربٹ سے ملاقات ہوئی جنہوں نے مسائل حج پر مبنی ایک کتابچے کی اشاعت کی جانب مجھے توجہ دلائی چنانچہ راقم السطور نے اپنی طالب علمی مصروفیات کے علی الرغم اسے تیار کیا اور علمائے نوربخشیہ کی خدمت میں پیش کیا علمائے نوربخشیہ نے نہ صرف اسے پسند کیا بلکہ جناب پیر سید عون علی الموسوی چھلو، جناب سید علیشاہ الموسوی گلشن کبیر، جناب سید زاہد حسین الموسوی سینو اور مفتی محمد عبداللہ صاحب خپلو نے تقاریض لکھ کر مسرت کا اظہار کیا جبکہ مؤخر الذکر نے ایک مبسوط مقدمہ بھی تحریر فرمایا نامساعد حالات کی وجہ سے اسے شائع نہیں کرسکا۔ جسے 1984 میں جناب حاجی محمود کمال صاحب نے اپنے خرچ پر نہ صرف شائع کیا بلکہ اسی کی روشنی میں انہوں نے خود حج ادا کی اللہ تعالی ان کی حج کو حج مبرور کا شرف بخشے (آمین) ان بزرگوار حضرات میں سے سوائے مفتی صاحب کے بقید حیات کوئی نہیں اب راقم اس کا دوسرا ایڈیشن ترمیم واضافہ کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے حاجی محمود موصوف کی طرف سے قارئین کتاب ہذا سے درخواست ہے کہ وہ ان کے والد حاجی محمد کمال مرحوم کی ایصال ثواب کے لئے ایک فاتحہ ضرور پڑھیں اور میری پرزور درخواست یہ ہے کہ قارئین گرامی اس ایصال ثواب کے عمل میں حاجی صاحب اور میری والدہ مرحومہ کو بھی شامل کریں اور والد گرامی کے درازئ عمر اور راقم کی توفیقات میں اضافہ کیلئے بھی دعا فرمائیں اس ایڈیشن کی بعض خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ علمائے کرام کی تقریظات مولانا محمد عبداللہ کے مقدمے اور راقم کی پیش لفظ کو طوالت سے بچنے کی خاطر قلمزد کردیا ہے۔

۲۔ کتاب میں جدید ترین مسائل کو شامل کیا ہے۔

۳۔ بعض مکررات کو خارج کردیا ہے۔

۴۔ جدید ترین کمپیوٹر پر کمپوزینگ کی گئی ہے۔

۵- تجربہ کار عازمین حج کی تجاویز پر اسے جیبی سائز میں شائع کیا جا رہا ہے۔

۶۔ جناب الحاج سید محمد صاحب مچلوی اور مولانا خواجہ عبدالحمید نے نظرثانی کی ہے اور ان کے مشورے بھی شامل ہیں۔

یکم جنوری غلام حسن حسو خسیر گرونگ خچلو

باب اول فضائل حج

اس باب میں ہم بعض جدید مگر ضروری مسائل، فضائل اور حج کے بارے میں مشائخ سلسلہ ذہب کے آرا کو نیز بعض دوسرے مسائل کا احصاء کر رہے ہیں۔

چند ضروری ہدایات

مناسک حج اس وقت سے شروع ہوتے ہیں جب خوش نصیب عازمین حج بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہونے کا ارادہ کرتے ہیں زادِ راہ اور دیگر مصارف کا بندوبست کرنے لگتے ہیں موجودہ دور کے چند نئے امور مثلاً پاسپورٹ، شناختی کارڈ، فارم حج اور زر مبادلہ اور صحت سے متعلق سرٹیفکیٹس وغیرہ کے لئے بنکوں اور ہسپتالوں کا چکر لگانا پڑتا ہے متعلقہ دفاتر کے ارباب بست وکشاد کی بے اعتنائی اور عدم تعاون زائرینِ حرم کے لئے بہت سی مشکلات پیدا کرتی ہیں پھر کرایہ اور دیگر اخراجات اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ ادنی اور متوسط درجے کے مسلمان ادائیگی حج کی حسرت لئے دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔

ذیل میں ہم چند ضروری ہدایات پیش کرتے ہیں تاکہ زائرینِ حرم اپنے سفر کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار اور باسعادت بنا سکیں۔

۱- حج خالص اللہ کی رضا کے لئے کیا جائے نیت یقیناً دکھلاوے، حاجی صاحب کہلوانے کے جذبات اور سیر و تفریح جیسے عیاشی سے پاک ہونا چاہئے۔

۲- حج سے پہلے اعمالِ حج اور مقاماتِ مقدسہ کے بارے میں معلومات حاصل کئے جائیں نیز ہر عمل کی نیت اور دعائیں حتی الامکان یاد کریں کیونکہ معلم یا اس کا نمائندہ گروپ کے آگے آگے تیزی سے پڑھتا جاتا ہے جو کسی کے پلے نہیں پڑتا۔

۳- گروپ کی شکل ہی میں حج کیا جا سکتا ہے اس لئے ایک یا زائد ایسے رفیقِ سفر تلاش کریں جو دیندار، احکام حج سے آشنا، نیک، بے لوث اور وفادار ہوں تاکہ اعمال حج کے سلسلے میں ان سے مدد مل سکے اور سفر خوشگوار ماحول

میں انجام پذیر ہوں۔

۴-حج کے تمام اخراجات مال حلال سے ہونا ضروری ہے۔

۵-سفر سے پہلے اپنی سابقہ زندگی پر ایک تنقیدی نظر ڈالئے تمام گناہوں سے توبہ کیجئے لوگوں کے واجبات ادا کیجئے اور انہیں خوش کیجئے

۶-تمام دوست، احباب،، رشتہ دار اور بزرگوں سے ملاقات کیجئے اور انہیں الوداع کہئے اور حج میں آسانی اور قبولیت کے لئے دعا کی درخواست کیجئے۔

۷-سفر کسی نیک ساعت، اچھے دن اور مبارک تاریخ سے شروع کرے مناسب ہے کہ اس مقصد کے لئے کسی بزرگ سے مشورہ لے -

۸-سفر کے دوران جو مشقتیں اور تکالیف پہنچے انہیں خندہ پیشانی اور بشاشت سے برداشت کرے حوصلہ بلند رکھے اور اپنا مقصد پیش نظر۔

۹-سفر کے دوران دینی فرائض، حقوق اللہ اور حقوق العباد اچھی طرح ادا کرے اعمال و وظائف اور دیگر مشاغل میں سستی نہ کرے اس بابرکت موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے روزمرہ معمولات کی بہتر ادائیگی کے لئے ''اورادِ امیریہ'' اور ''دعوات صوفیہ'' کا ایک ایک نسخہ ساتھ رکھے۔

مندرجۂ ذیلِ اشیاء اپنے ساتھ لے جائیں۔

۱-چند جوڑے کپڑے، دو جوڑے یعنی چار عدد احرام کی چادریں، جوتے، موسم کے مطابق جرابیں، کمبل، سویٹر، بنیان وغیرہ۔

۲-چند ضروری ادویات، حجامت کا سامان، صابن، پالش، ٹوتھ پسٹ، برش وغیرہ۔

۳-کھانے پینے کے لئے پلاسٹک کے چند برتن، چمچے، چاقو وغیرہ۔

۴-پڑھنے کے لئے قرآن پاک، اور مطالعہ کے لئے چند کتابیں۔

مذکورہ بالا سامان کو سمیٹنے کے لئے ایک مناسب سائز کا سوٹ کیس یا صندوق اور کاغذات وغیرہ رکھنے کے لئے ایک چھوٹا سا تھیلا یا ہینڈ بیگ۔

۵-حکومت کی جانب سے خرچ کے لئے فراہم کردہ زرمبادلہ۔

۶-شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ہیلتھ سرٹیفکیٹس، ٹیکے لگانے کے سرٹیفکیٹس وغیرہ۔

۷-دفتر حج اور معلمین کی طرف سے فراہم کردہ معلوماتی لٹریچر۔

معلم حج

زائرین کے سہولت کی خاطر سعودی حکومت کی طرف سے نمائندے مقرر ہیں جنہیں معلم کہتے ہیں جو زائرینِ حرم کی حجاز آمد سے واپس چلے جانے تک راہبری کرتے ہیں مناسک و اعمال حج کی بجاآوری، مقامات مقدسہ کی زیارت اور دوسرے موقعوں پر بہت مفید کام کرتے ہیں جن کے نمائندے مکہ مکرمہ، مدینۂ منورہ اور جدہ سمیت تمام اسلامی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں سعودی عرب میں وہ وکیل کہلاتے ہیں یہ لوگ حج کے موقعہ پر مفید لٹریچر اور معلوماتی اشتہارات شائع کرتے ہیں جو بڑی کارآمد ہوتے ہیں۔

یاد رکھئے یہ کتاب اعمال حج کی بجاآوری کے لئے کافی ہے جو عازمین یا زائرینِ حرم کی جملہ ضروریات کو پیش نظر رکھ کر ہی لکھی گئی ہے مگر معلم کے بارے میں سعودی قوانین بہت سخت ہیں جس کے تحت معلم کے بغیر سفر حج نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ حکومت خود ہی معلم سے رابطہ کر کے اس کا بندوبست کرتی ہے حج کے اخراجات جو بنک میں جمع کیا جاتا ہے اس میں معلم کی فیس بھی شامل ہوتی ہے

حجاز لے جانے والے سامان پر اپنا نام، نمبر اور پتہ کے علاوہ مکہ میں معلم کا نام و پتہ بھی درج کرنا چاہئیے جدہ پہنچتے ہی آپ کا معلم آپ اور آپ کے سامان کو اپنی تحویل میں لے لے گا اور سواری کا بھی وہی بندوبست کریگا۔

حج کی سعادت سے مشرف ہوکر واپس آتے وقت اتنا سامان اپنے ساتھ لائیں جس کی حکومت کی طرف سے اجازت ہو اس سے زائد سامان لے آنے کی صورت میں بہت سی مشکلات میں پڑ کر ان میں ایسا الجھ کر رہ سکتا ہے کہ نوبت جیل تک اور معاملہ راشی یا مرتشی پر منتج ہوسکتا ہے اس طرح اس مبارک اور مقدس سفر کے اختتام پر الراشی والمرتشی کلاھما فی النار کے بموجب جنتی کی بجائے دوزخی بن جاتا ہے۔

واپس آتے وقت دوست احباب اور خویش و اقارب کے لئے مناسب مقدار میں آب زمزم، مدینہ منورہ کی کھجوریں، تسبیح وغیرہ تحفہ لے آیئے یہی عرب کی سوغات ہیں۔

حاجی صاحب

حج سے پہلے

حج ایک مبارک اور عظیم سفر ہے جس سے زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے اس کا اہتمام بھی اسی نقطہ نظر سے کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ بامقصد اور مفید بنایا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ۔

نیت کی صفائی

نیت صاف ہو، حج شہرت، ریا اور حاجی صاحب کہلانے کے جذبے سے پاک رکھا جائے اور خالصۃً لوجہ اللہ کی نیت کی جائے۔

روح کی صفائی

تمام مذموم خیالات اور فاسد عقائد کو دل و دماغ سے پاک و صاف کرے اپنی گذشتہ زندگی پر ایک تنقیدی نظر ڈالے اور گناہوں و آلائشوں سے توبہ کرے تاکہ یہ مقدس سفر گناہوں سے داغدار نہ ہو اخلاق ذمیمہ اور افعالِ قبیحہ سے پرہیز کرے۔

معاملات کی صفائی

چاہیئے کہ اپنے ذمے تمام قرض ادا کرے امانتیں واپس کرے اپنی پاک اور حلال کمائی سے سفر خرچ نکالے کیونکہ غبن، چوری، سود اور دوسرے تمام ناجائز ذرائع سے کمایا ہوا مال حج کے لئے بے کار ہیں نیز جن سے جھگڑے ہوں ان سے صلح کرے سفر کے وقت حالت ایسی ہو کہ نہ خود کسی سے ناراض ہو نہ کوئی آپ سے۔

حج کے دوران

زائرینِ حرم کو چاہیئے کہ قیام مکہ و مدینہ اور سفر کے دوران باادب رہے کوئی ایسی حرکت ان مقدس

مقامات اور سفر کی آداب کے منافی نہ کرے دورانِ احرام جن جن باتوں کی ممانعت ہے ان سے مکمل طور پر بچے رہے اور جنایات سے پرہیز کرے کیونکہ آپ کی ذرا سی بے احتیاطی اس مبارک اور مقدس سفر کو داغدار بنا سکتی ہے سفر کے دوران اکثر مقامات سے واسطہ پڑتا ہے جو شعائر اللہ ہیں ان کے احترام کو ملحوظ رکھے نمازِ پنجگانہ، حقوق اللہ اور حقوق العباد پابندی سے ادا کرے ہر وقت حمد، تسبیح، تکبیر، تلاوتِ قرآن کریم، اور اوراد و وظائف پڑھتا رہے اس سلسلے میں کوئی کوتاہی روا نہ رکھے سفر میں جو تکالیف اور مشقتیں پیش آئیں انہیں خندہ پیشانی اور بشاشت سے برداشت کرے مناسک حج انتہائی خلوص اور یکسوئی کے ساتھ ادا کرے غرض دورانِ حج کے ایام آپ کی زندگی کے خوشگوار ترین دن ہونے چاہئیں۔

حج کے بعد

زائرینِ حرم حج کی ادائیگی کے بعد گناہوں سے پاک وصاف ہو کر واپس آتے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنی آئندہ زندگی بھی داغِ گناہ سے پاک رکھے کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو ایک حاجی کے شایانِ شان نہ ہو اپنے نام کے ساتھ حاجی کا مقدس لاحقہ استعمال کرتے ہوئے اخلاق ذمیمہ اور افعالِ ناپسندیدہ سے مکمل اجتناب کرے زندگی ٹھیک اسلامی آداب کے مطابق گزارے آپ کی زندگی دوسرے بنی نوع انسان کے لئے بہترین نمونہ بن جانا چاہیے۔

فضائلِ حج

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ جس نے اللہ کے لئے حج کیا اس نے کوئی فحاشی کی نہ فسق وفجور وہ حج سے ایسا پاک وصاف واپس آئے گا جیسا کہ پیدائش کے دن آیا تھا

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْحَاجُّ يُشَفَّعُ فِيْ اَرْبَعِ مِائَةِ اَهْلِ بَيْتٍ اَوْ قَالَ مِنْ اَهْلِبَيْتِهٖ وَ يَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ حاجی کی شفاعت چار سو گھرانوں کے لئے مقبول ہے یا آپ نے یوں فرمایا کہ چار سو آدمیوں کے حق میں مقبول ہے

حاجی گناہ سے ایسا پاک ہوکر آتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن آیا تھا

اسی طرح سفرحج کے بارے میں فرماتے ہیں مَنْ حَجَّ اِلٰی مَکَّۃَ مَاشِیًا حَتّٰی یَرْجِعَ کَتَبَ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ سَبْعَ مِائَۃَ حَسَنَۃٍ مِّنْ حَسَنَاتِ الْحَرَامِ قِیْلَ وَمَا الْحَسَنَاتُ الْحَرَامِ قَالَ کُلُّ حَسَنَۃٍ بِمِائَۃِ اَلْفِ حَسَنَۃٍ جو شخص حج کے لئے روانہ ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر قدم پر سات سو حرم کی نیکیاں عطا کریگا پوچھا حضور حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ فرمایا حرم کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہیں۔

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ

☆حاجی ہر گناہ سے پاک وصاف ہوکر حج سے لوٹتا ہے۔

☆حاجی چار سو گھرانوں یا لوگوں کا شفیع بن جاتا ہے۔

☆اس راہ میں اٹھنے والے ہر ہر قدم سات کروڑ اجر حسنہ کا حامل ہوتا ہے۔

کس قدر خوش نصیب اور سعادت مند ہیں وہ لوگ جو یہ شرف حاصل کرتے ہیں اور اجر عظیم پاتے ہیں!

امام جعفر صادق علیہ السلام کی نظر میں

سید محمد والہ موسوی نے اپنی مشہور کتاب نجم الھدیٰ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حج سے متعلق درج ذیل ارشادات نقل کیے ہیں

کہ کنی گر عزم حج باہتمام	غسل زآبِ توبہ کن باہتمام

جب تم حج کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے آب توبہ سے غسل کرنے کا اہتمام کرے

اعتمادی بر رفیق و قافلہ	تو مکن باھر ثیاب و راحلہ

اپنے ساتھیوں، سامان، سواری اور قافلہ والوں پر کوئی اعتماد نہ کریں صرف اللہ پر بھروسہ کریں

نہ قدم چون حق گزاران بروفا	پوش در بر کسوت صدق و صفا

اپنے رب کی وفاداری میں قدم اٹھاؤ اور صدق و صفا کو بطور احرام پہن لو۔

باملائک پس بدورِ عرش دل	کن طواف اے سالک حق مشتغل

پس اے حق کا جویا سالک! ملائکہ کے ساتھ عرش دل کے گرداگرد طواف کرو

در صفا و مروہ باصدق و ثبات	بامروت باش پاکیزہ صفات

پس صدق و ثبات کے ساتھ صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے مردانہ وار آگے بڑھو

مستعد شو مر سفر را باخشوع	چون روی بر کوہ جویای فتوح

پس کوہ صفا و مروہ پر چڑھنے اور معنوی فتوحات لینے کے لئے ڈرتے دل کیساتھ تیار ہوجا

ساز در عرفات بی کذب و خلاف	ھر گناہانی کہ کردی اعتراف

میدان عرفات میں وقوف کرتے ہوئے اپنے کردہ تمام گناہوں کا اعتراف کرلو اور سچے دل سے توبہ کرو

تازہ کن عھدی کہ در روزِ ازل	بستہ ای بر کردگار لم یزل

روز الست اللہ کے ساتھ جو عہد باندھ لیا تھا یہاں اس کی ایک بار پھر تجدید کریں

ہم مکن چیزی تمنا در منی	کہ حرام آن بر تو باشد ای فتی

منی میں دنیا کی کسی چیز کی تمنامت کریں کیونکہ یہ سب تیرے لئے حرام ہیں

وقت ذبح ھدی ای فرخندہ خو	تو ببر حرص و طمع یاز الکو

اے نیک بخت! قربانی کرتے ہوئے اپنے حرص و طمع اور لالچ کی جڑیں کاٹ کر پھینک دیں

رمی جمرہ چون ترا افتد ضرور	از خود افگن خواہش نفست بدور

پھر جب تم رمی الجمار کرنے لگو تو اپنے نفس امارہ کو دور پھینک دو

وقت حلق راس ھر عیب و بدی	بر تراش از خویشتن گر بخردی

سر تراشنے کے وقت اپنے تمام عیبوں اور برائیوں کی جڑیں اور شاخوں کو تراش لیں

چون کنی طوفِ وداع ای پرھنر	کن ز دل ترکِ تعلق سر بسر

جب تم طواف وداع کرنے لگو تو اپنے دل سے غیر اللہ کے ساتھ قائم سارے تعلقات کو الوداع کہو

قلب خوردادہ صفا از ماسوا	یوم تلقاء لقاء اللہ را

اپنے دل کو قیامت کے دن اللہ تعالی سے ملاقات کی خاطر ہر غیر اللہ سے پاک وصاف کریں

حج جنید بغدادی کی نظر میں

حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں ایک شخص آیا آپ نے اس سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور حج کر کے آیا ہوں چنانچہ آپ نے اس شخص سے چند سولات کئے ہم مکالمے کی صورت میں ذیل میں درج کرتے ہیں

جنید:- اچھا تو آپ یہ بتائیں کہ آپ گھر سے حج کی نیت سے نکلا اور اپنے وطن سے کوچ کیا تو اس وقت تمام گناہوں سے بھی بذریعہ توبہ کوچ کیا یا نہیں؟

حاجی:- حضور! یہ تو نہیں کیا-

جنید:- پھر تو آپ گھر سے چلا ہی نہیں- اچھا چلو جب گھر سے چلا اور منزلیں طے کیں تو راہِ طریقت کی منزلیں بھی طے کیں یا نہیں؟

حاجی:- حضور! اس کی تو مجھے خبر ہی نہیں راہ طریقت کی منزلیں کیا ہوتی ہیں؟

جنید:- پھر تو آپ نے منزلیں طے نہیں کیں- جب آپ نے احرام باندھا طہارت کے ذریعے میل کچیل سے پاک وصاف ہوا تو باطنی طہارت (توبہ) کے ذریعے نفسانی کدورتوں اور جرائم سے پاکیزگی حاصل کی یا نہیں؟

حاجی:- حضور! یہ بھی نہیں کیا-

جنید:- پھر تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے احرام نہیں باندھا - اچھا جب میدان عرفات میں کھڑا ہوا (وقوفِ عرفات) تو تجھ پر کشف ومشاہدہ کا فرق واضح ہوا یا نہیں؟

حاجی:- حضور! یہ بھی نہیں-

جنید:-تو گویا آپ میدان عرفات میں کھڑا ہی نہیں ہوا اچھا جب آپ مزدلفہ میں پہنچا تو تمام خواہشات کو ترک کیا یا نہیں؟

حاجی:- جناب! نہیں-

جنید:-تو گویا آپ مزدلفہ بھی نہیں گیا- اچھا جب آپ نے طواف کیا تو بچشمِ سر مقامِ تنزیہہ میں لطائفِ جمال حق دیکھا یا نہیں؟

حاجی:-حضور! نہیں دیکھا-

جنید:-اچھا تو آپ نے طواف بھی نہیں کیا اچھا یہ بتاؤ کہ جب آپ نے صفاومروہ کے درمیان سعی کی تو صفا کا مقام اور راہِ حق میں گزرنے کا درجہ معلوم ہوا؟

حاجی:-جناب والا! مجھے اس کی تمیز ہی نہیں ہے-

جنید:-تو گویا آپ نے سعی بھی نہیں کیا اچھا جب منیٰ میں پہنچا تو تیری ہستی تجھ سے ساقط ہوئی یا نہیں؟

حاجی:-حضور! مجھے اس کا کوئی احساس نہیں-

جنید:-تو گویا تم منیٰ بھی نہیں گیا اچھا تو جب رمی کر رہا تھا تو تو نے اپنی خواہشات کو بھی دور پھینکے یا نہیں؟

حاجی:-حضور! ایسا نہیں کر سکا-

جنید:- پھر تو آپ نے رمی بھی نہیں کیا نہ ہی حج کیا- لہذا واپس چلا جاؤ اور ایسا حج کر آ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے تب آپ مقام ابراہیم پر پہنچ جاؤ گے-

بامروت باش پاکیزہ صفات

مشائخ سلسلۂ ذہب اور اکابر صوفیہ کی حج بیت اللہ سے متعلق روایات مستند کتابوں میں مرقوم ہیں جنہیں ہم بخوفِ طوالت عمداً نقل کرنے سے گریز کر رہے ہیں-

باب دوم مقامات حج

اس باب میں ہم ان مقدس مقامات کا مختصر تعارف پیش کر رہے ہیں اسلامی تہذیب وتمدن میں ان کو بڑی اہمیت حاصل ہے اسلامی تعلیمات اور عقائد کا ان سے براہِ راست تعلق ہے زائرینِ حرم کو جن سے واسطہ پڑتا ہے۔

بیت اللہ کی مختصر تاریخ

خانہ کعبہ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی تخلیق آدم کی جہاں تک تاریخی شواہد ملتے ہیں ان کی روشنی میں ہم خانہ کعبہ کی ایک مختصر تاریخ پیش کرتے ہیں

بیت اللہ کا سب سے پہلا معمار حضرت آدم علیہ السلام ہیں جنہوں نے موجودہ مقام پر عمارت تعمیر کی تھی اور جبریل امین نے انہیں طواف کرنے کا طریقہ سکھایا تھا یہ بیت اللہ کا سب سے پہلا طواف تھا اس کے ہزاروں سال بعد طوفان نوح نے اس مقام کو دنیا کے نقشے سے مٹا ڈالا اور وہاں ایک ٹیلہ سا ملبہ کھڑا کر دیا۔

☆☆☆

دوسرا معمار حرم حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہم السلام ہیں قرآن پاک میں وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ اور جب ابراہیم واسماعیل بیت اللہ کی دیوار اٹھا رہے تھے میں اسی کی جانب اشارہ ہے حضرت اسماعیل پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم قرینے سے رکھتے جاتے تھے اور ساتھ ہی دعا کرتے جاتے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اے ہمارے رب اسے ہماری جانب سے قبول فرما بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے آپ نے مشرق اور مغرب کی

جانب دو دروازے رکھے تھے لوگ ایک دروازے سے اندر داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکل جاتے۔تعمیر مکمل ہوتے ہی لوگوں کو دعوتِ حج دینے کا حکم ہوا چنانچہ آپ کی دعوت پر لوگوں نے دور دور سے آ کر اجتماعی حج کیا یہ پہلا منظم اجتماعی حج تھا۔

☆☆☆

امتداد زمانہ کے ہاتھوں بیت اللہ کی عمارت پرانی اور شکستہ ہوگئی مگر اس کی زیارت کرنے والوں کا ہجوم دن بدن بڑھتا چلا جا رہا تھا بیت اللہ کی عظمت اور تقدس کائنات کے رگ و پے میں سرایت کر گئی تھی مرمت اور تعمیر ہی اس کی شکستگی اور ضعف کو بچا سکتی تھی چنانچہ اس دفعہ تعمیر بیت اللہ کی فضیلت مشہور عرب قبیلہ بنی جرہم نے حاصل کیا یہ بیت اللہ کی تیسری تعمیر تھی۔

☆☆☆

شام میں عمالقہ نامی کسی بادشاہ کی حکومت قائم ہوئی جب سرزمینِ حجاز پر اس کا تسلط قائم ہوا تو اسے بیت اللہ کی عزت و احترام ایک آنکھ نہ بھائی عمارت پرانی اور شکستہ ہونے کے باوجود لوگ دور دور سے اس کی طرف چلے آتے تھے عمالقہ نے ایک سیاسی چال کے تحت بیت اللہ کو از سرِ نو تعمیر کیا مگر بعد از تعمیر اسے لہو و لعب اور فحاشی کا اڈا بنا ڈالا جہاں عصمت فروش کنیزیں بٹھائی گئیں اس طرح بیت اللہ کی مذہبی و روحانی حیثیت کو عرصہ دراز تک دنیا بھلا بیٹھی وہاں بت رکھ کر ان کی پوجا پاٹ ہونے لگیں اور اب منبع توحید مرکزِ کفر و شرک میں تبدیل ہو چکی تھی۔

☆☆☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے یمن کے عیسائی بادشاہ نے بیت اللہ کو مٹانے کی کوشش کی اس طرح بہت سے حکمرانوں نے بیت اللہ کی حیثیت کو بدل دینے اور اس کی عظمت و تقدس کو کم کرنے کی مذموم کوشش کی وہ خود تو مٹ گئے لیکن بیت اللہ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے دوران اہالیانِ مکہ نے اسے از سرِ نو تعمیر کیا مگر اس کے ایک حصے کو اصل عمارت سے باہر نکال دیا جو اب تک حطیم کے نام سے معروف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات سے کچھ عرصہ قبل فرمایا تھا

کہ اگر زندگی نے وفا کی تو اگلے سال حطیم کو بیت اللہ میں شامل کروگا مگر اگلے سال آپ کا وصال ہوا اور حطیم باقی عمارت میں شامل نہیں کیا جاسکا

مسلمان آج بھی حطیم کے گرد سے طواف کرتے ہیں اور اسے خانہ کعبہ کا جزو سمجھتے ہیں۔

۶۴ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی حجاز میں حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے صحابہؓ کرام سے صلاح ومشاورت کے بعد بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کا فیصلہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری خواہش کے مطابق حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیا۔

☆☆☆

۶۴ھ میں عبداللہ بن زبیر نے جو تعمیر کی تھی وہ حجاج بن یوسف جیسا قدامت پسند کیسے پسند کرسکتا تھا اسے ابن زبیر کی عمارت راس نہ آئی چنانچہ ابن زبیر کی شہادت کے وقت لشکر بنی امیہ کی سنگ باری سے بیت اللہ کی عمارت کو جو نقصان پہنچا تھا حجاج نے مرمت کے بہانے اسے شہید کر دیا اور دوران تعمیر حطیم کو باہر نکال دیا جو تب سے اب تک اسی حالت میں ہے۔

☆☆☆

۱۰۰۱ھ میں عثمانی خلیفہ سلطان مراد کے عہد حکومت میں مکہ میں زبردست سیلاب آیا جس کی وجہ سے بیت اللہ کی دیواریں گر گئیں انہوں نے ایک خاص انداز سے بیت اللہ کو تعمیر کیا مگر حطیم کو باہر ہی رہنے دیا بیت اللہ کے گرد مسجد الحرام کو نہایت عمدہ طریقے سے بنوایا موجودہ عمارت سلطان مراد کی تعمیر کردہ ہے۔

موجودہ دور میں سعودی حکومت نے بہت سی تبدیلیاں کی ہیں بیت اللہ اور مسجد الحرام کی عمارتوں کو ہٹائے بغیر ان کے گرد نئی عمارتیں قدیم وجدید انداز میں بنوائی ہیں اور اب بھی توسیعی کام جاری ہے۔

مقامات حج

خانۂ کعبہ

خانۂ کعبہ کی موجودہ عمارت ترک عثمانی خلیفہ سلطان مراد کی تعمیر کردہ ہے عمارت مسجد کے صحن کی کرسی سے تقریباً ۶ فٹ بلند ہے یہ پوری عمارت سلیٹی رنگ کے بڑے بڑے رتیلے پتھروں sand atone) سے بنی ہے عمارت ایک بڑے کمرے کی شکل میں ہے جس کی لمبائی ۴۰ فٹ، چوڑائی ۳۵ فٹ اور اونچائی ۴۵ فٹ ہے مشرقی دیوار میں حجر اسود کے قریب ہی دروازہ ہے اس دروازے کی چوکھٹ اور حجر اسود کے درمیان خانہ کعبہ کی دیوار مقام ملتزم کہلاتا ہے۔

خانۂ کعبہ کا دروازہ سونے اور چاندی کے نقوش سے مزین کیا ہوا ہے اس دروازے کے نیچے ایک تراشیدہ پتھر رکھا ہوا ہے جس پر زائرینِ حرم کھڑے ہوکر دروازے کی چوکھٹ کو پکڑ لیتے ہیں اور اس سے چمٹ جاتے ہیں دعاؤں کی قبولیت کے لحاظ سے یہ مقام بڑی اہمیت کی حامل ہے طواف ختم کر چکنے کے بعد زائرین مقام ملتزم میں کھڑے ہوکر دعائیں مانگتے ہیں۔

خانۂ کعبہ پر ہر وقت سیاہ رنگ کا ریشمی غلاف چڑھا رہتا ہے جس کے اوپر کی طرف ایک پٹی میں سنہری کشیدہ کاری میں قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں غلاف کے سیاہ حصوں میں اللہ جل جلالہ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مصری رسم الخط میں کڑھا ہوا ہے۔

حجر اسود

خانۂ کعبہ کے جنوب مشرقی کونے میں حجر اسود نصب ہے جس کے بارے میں مشہور روایت ہے کہ اسے حضرت آدم علیہ السلام جنت سے ساتھ لائے تھے یہ مقدس پتھر اب امتداد زمانہ کے ہاتھوں ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوگیا ہے جس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایک طاقچے کے تلے میں رکھ کر لاکھ کے مصالحے سے جوڑ دیا گیا ہے طاقچے کے چاروں طرف طلائی چادر منڈھ دی گئی ہے زائرینِ حرم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اور استلام

کرتے ہیں۔

حطیم

خانہ کعبہ کی شمالی دیوار کے باہر فرش کے ایک قطعہ کو سنگ مرمر کی ایک خوبصورت دیوار گھیرے ہوئے ہیں جس کی بلندی چار فٹ تقریبا ہوگی یہ دیوار نصف دائرے کی شکل میں ہے یہ خانہ کعبہ کی دیوار سے نہیں ملتی بلکہ دونوں جانب آمد ورفت کے لئے جگہ چھوڑتی ہے اس قطعہ کو حطیم کہتے ہیں اور دیوار کو حجر اسماعیل کہتے ہیں طواف کے دوران خانہ کعبہ کے ساتھ اس کو بھی شامل کی جاتی ہے اور اس کے باہر سے طواف کیا جاتا ہے۔

میزاب رحمت

حطیم کے سامنے خانہ کعبہ کی شمالی دیوار کے عین وسط میں سونے کا ایک پرنالہ ہے جسے میزاب رحمت کہتے ہیں اس پرنالے کے ذریعے خانہ کعبہ کے چھت کا پانی نیچے آتا ہے یہ مقام بھی اجابت دعا کے لئے مشہور ہے اسی لئے یہاں بھی ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے اور فضا آہ وبکا اور نالہ وفغاں سے معمور رہتا ہے۔

مقام ابراہیم

خانہ کعبہ کے مشرقی دیوار کے سامنے چند فٹ کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی خوبصورت عمارت ہے جسے مقام ابراہیم کہتے ہیں کمرے میں ۱۴ انچ مربع ۱۸ انچ موٹا سرخی مائل ایک سفید پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر تعمیر کعبہ مکمل کیا گیا تھا اس پتھر کے ایک طرف حضرت ابراہیم اور دوسری جانب حضرت اسماعیل کے پاؤں کا نشان ہے یہ پتھر سنگ مرمر کے سل پر ایک چوبی صندوق میں بند ہے کمرے کی دیواریں جالی دار ہیں اس لئے اس پتھر کو جالیوں سے دیکھا جا سکتا ہے کمرے کے مشرقی جانب ایک چھوٹا سا برآمدہ ہے جہاں طواف کے بعد دو رکعت نمازِ نفل پڑھی جاتی ہے اس کا حکم قرآن پاک میں مذکور ہے وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور مقام ابراہیم کو مصلی بناؤ اگر یہاں جگہ نہ ملے تو اس کے آس پاس کسی بھی جگہ یہ نفل پڑھی جا سکتی ہے۔

آبِ زمزم

مقام ابراہیم کے آگے وہ چشمۂ فیض اور آبِ رحمت ہے جسے عرف عام میں آب زمزم کہتے ہیں پہلے یہ ایک کنواں تھا اور وہ حرم شریف کے اوپر تھا مگر اب حرم شریف کی توسیع کے بعد تہہ خانے میں ہے جس میں اترنے کے لئے تقریباً ۲۰۰ فٹ کے فاصلے پر سیڑھیاں تعمیر کی گئی ہیں سیڑھیوں سے نیچے اتر جائیں تو وہاں ایک وسیع و عریض ہال نما کمرہ آتا ہے جس کے تین اطراف میں پانی کے نل اور ٹونٹیاں لگی ہوئی ہیں جن میں مشینوں مدد سے پانی آتا ہے۔

حدیث شریف میں آبِ زمزم کی بڑی فضیلت منقول ہے ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مَاءُ زَمْزَمَ شِفَاءٌ لِمَا شُرِبَ لَهُ زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے مفید ہے دوسری حدیث میں ہے کہ مَاءُ زَمْزَمَ شِفَاءُ سُقْمٍ زمزم کا پانی بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔

اسی طرح آبِ زمزم پینے والا موٹا تازہ ہو جاتا ہے اس کو بھوک نہیں ستاتا خواہ کئی دن تک وہ سوائے اس کے کچھ نہ کھائے پیے کیونکہ آبِ زمزم پینے والا سیراب اور سیر ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری کا بیان ہے کہ میں تیس دن برابر یہ پانی پیتا رہا باقی کچھ کھایا نہ پیا مگر اس کے باوجود میری حالت یہ ہے کہ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عَنْ بَطْنِيْ فَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِيْ صِفَةَ الْجُوْعِ میں اس حد تک موٹا ہو گیا ہوں کہ میرے شکم کی شکنیں لٹک گئی ہیں اور میرے جگر پر بھوک اور پیاس کا کوئی اثر نہیں

(ابوذر غفاری ص ۵۶ از مناظر احسن گیلانی)

علما اور حکماء نے آبِ زمزم کے بہت سے فائدے اور طبی خاصیتیں بیان کیے ہیں اس کو پینے اور دیکھنے سے آنکھوں کی بینائی بڑھتی ہے بخار اور درد سر کو رفع کرتا ہے دل کو قوت اور ذہن کو سکون بخشتا ہے دل سے اضطراب اور خوف و وحشت دور کرتا ہے اسی طرح اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ زائرینِ حرم صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد یہاں آتے ہیں اور اپنے دل و نظر کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں۔

صفا و مروہ

مکہ معظمہ میں مسجد الحرام کے مشرق میں دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں صفا و مروہ کے نام سے موجود تھیں

ان دونوں کا درمیانی فاصلہ تقریبا ۱۰۰ فٹ ہے دونوں کے دامن میں ایک چھوٹا سا میدان تھا جس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوڑ کر گزرنا ہوتا ہے اسے حج وعمرہ کی اصطلاح میں سعی کہتے ہیں چونکہ یہ پہاڑیاں اور میدان اب ایک عمارت کے نیچے آ گئی ہیں اس لئے ان کی نشاندھی کے لئے سبز رنگ کے دوستون کھڑی کر دئے ہیں جو میلین اخضرین کہلاتی ہیں۔

زائرینِ حرم طواف کے بعد صفاومروہ کے درمیان سات پھیرے لگاتے ہیں ان میں سے میلین اخضرین کے درمیانی حصے کو دوڑ کر طے کرتے ہیں صفاومروہ کے درمیان سعی حج اور عمرہ دونوں کا رکن ہیں سعی کو مناسک حج میں شامل کرنے سے اس واقعہ کی یاد تازہ رکھنا مقصود ہے جو حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل سے وابستہ ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ اور نور نظر حضرت اسماعیل کو بیابانِ حجاز میں چھوڑ کر چلے گئے تو پانی کا مشکیزہ اور کھجوروں کا ذخیرہ جلد ہی ختم ہو گئے حضرت ہاجرہ سے بچے کی تلملاہٹ نہ دیکھی گئی وہ صفاومروہ کی پہاڑیوں کے درمیان پانی کی تلاش میں پھرنے لگیں کبھی وہ کوہ صفا پر چڑھ جاتیں اور کبھی مروہ پر اور پانی کی تلاش میں دور دور تک نظر دوڑاتیں اور ساتھ ہی وہ بچے پر بھی نظر رکھتیں اور بچے کی موجودگی سے اطمینان محسوس کرتیں اس وقت صفاومروہ کے دریان کچھ زمینیں نشیبی تھیں یہاں پہنچتی تو تو پست ہونے کی وجہ سے بچہ نظر نہ آتا لہذا آپ اس فاصلے کو دوڑ کر طے کرتیں اس طرح سات پھیرے لگا چکی تھی آپ مروہ پر تھی کسی نے پکارا آپ نے وہیں سے بچے کی طرف دیکھا تو ماجرا ہی کچھ اور تھا دوڑ کر بچے کے پاس آیا تو دیکھا کہ جہاں بچے ایڑیاں رگڑ رہا تھا وہاں میٹھے اور ٹھنڈے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا ہے آپ نے پانی کو ننھے فوارے کی صورت میں نکلتے دیکھ کر فرمایا زَمْ زَمْ یعنی ٹھہر ٹھہر اور جلدی جلدی پانی کے گرد مٹی ڈال کر ایک چھوٹا سا حوض بنالیا بچے کو پانی پلایا اور خود بھی پیا اللہ تعالی کو حضرت ہاجرہ کا بے تابانہ پھرنا اور صفاومروہ کے درمیان پھیرے لگانا اتنا پسند آیا کہ اس کو ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید کر دیا اور مناسک حج کا لازمی جزو بنادیا ۔

آج بھی زائرین حرم میلین اخضرین کے درمیان جسے حضرت ہاجرہ نے دوڑ کر طے کیا تھا، دوڑ لگاتے ہیں اور اس یاد کو تازہ کرتے ہیں۔

میدان منیٰ

مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلے پر میدان منیٰ واقع ہے یہ بھی حدود حرم میں شامل ہے یہ پہاڑوں میں گھرا ہوا ایک وسیع میدان ہے اس وقت ایک قصبے کی صورت اختیار کر گیا ہے منیٰ کی مسجد کو تاریخی اہمیت حاصل ہے اور اسے بڑا متبرک سمجھا جاتا ہے منیٰ میں زائرین حرم ۸ ذوالحجہ کو پانچ وقت کی نمازیں (ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ذولحجہ کی صبح کے وقت کی نمازیں) ادا کرتے ہیں۔

منیٰ میں تین مقامات ایسی ہیں جو جمرہ (شیطان) کے نام سے مشہور ہیں وہ تین یہ ہیں (۱) جمرۃ الاولیٰ (۲) جمرۃ الوسطیٰ اور (۳) جمرۃ العقبیٰ یا الاخریٰ

دسویں ذوالحجہ اور ایام تشریق میں یہاں شیطان پر رمی کی جاتی ہے (سنگباری) کی جاتی ہے ، مجموعی طور پر کل ۷۰ کنکریاں مارتے ہیں اور قربانی کا جانور ذبح کیا جاتا ہے۔

ان اعمال کو مناسک حج میں شامل کرنے کا مقصد اس واقعے کی یاد تازہ کرنا ہے کہ رویائے صالحہ کے بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر قربان گاہ جا رہے تھے تاکہ اپنے نور نظر اور ہر شے سے عزیز بیٹے کو اللہ کی رضا کے لئے قربان کرے جب آپ مقام جمرۃ العقبیٰ پہنچا تو شیطان کو ایک بوڑھے کی شکل میں پایا اور چند منطقیانہ دلیلیں دے کر آپ کو بہکانے کی کوشش کی آپ نے سات سنگریزے اس کو دے ماریں اور ابلیس زمین میں دھنس گیا اور آپ آگے بڑھ گئے جب آپ مقام جمرۃ الوسطیٰ پہنچے تو تو شیطان وہاں نظر آیا اور آپ کو اس ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کی آپ نے اسے سات سنگریزے دے ماریں اور آگے بڑھے جب آپ جمرۃ الاولیٰ کے مقام پر پہنچا تو شیطان کو پہلے سے وہاں موجود پایا آپ نے اسے سات سنگریزے مار دیے اور اسے وہیں ختم کر دیا۔ آج بھی عازمینِ حج اس عمل کو دہراتے ہیں اور شیطان سے اپنی بریت کا اظہار کرتے ہیں۔

اسی طرح قربانی اس واقعے کی یاد تازہ کرتی ہے کہ جب حضرت ابراہیم شیطان لعین کو فنا کے گھاٹ اتار کر قربان گاہ پہنچا اور ہر شے سے عزیز بیٹے کے گلے پر پر چھری پھیر دی فرمانبردار بیٹے نے اپنی گردن خم

کر دیا مگر مشیت ایزدی پوری ہو چکی تھی امتحان ختم ہو چکا تھا عظیم باپ بیٹے نے جس عزم واستقلال اور ایثار و اخلاص کی مثال قائم کی تھی رب تعالیٰ کو یہ ادا اتنا بھایا کہ اسے قیامت تک اپنے فرمانبردار بندوں میں بطور یادگار قائم رکھا جس کی رسم آج بھی منیٰ سمیت تمام اسلامی ممالک میں ادا کی جاتی ہے اور مسلمان عید اضحیٰ کی ادائیگی کے بعد قربانی دے کر ملت ابراہیمی سے وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

میدان عرفات

مکہ مکرمہ کے مشرق میں تقریباً ۹ میل کے فاصلے پر ایک وسیع وعریض میدان ہے جس کے چاروں طرف پہاڑ ہی پہاڑ ہیں بیچ میں دوسرے پہاڑوں سے الگ تھلگ ایک پہاڑی ہے جو جبل رحمت کے نام سے مشہور ہے اس مقدس پہاڑی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کی ملاقات اسی پہاڑی پر ہوئی تھی یہ رحمت پروردگار کی فیضان گاہ ہے اس میدان میں ایک خوبصورت مسجد ہے جسے مسجد نمرہ کہتے ہیں جہاں ہر وقت لوگوں کا اژدہام رہتا ہے ایامِ حج میں اس پہاڑی پر چڑھنا منع ہے اس کے دامن میں قیام کرنا مستحب ہے۔

عازمینِ حج ۹ ذوالحجہ کو سارا دن میدان عرفات میں وقوف کرتے (ٹھہرتے) ہیں وادی عرنہ کے سوا سارا میدان قابل وقوف ہے یہاں وقوف حج کا رکن ہے البتہ عمرہ کا رکن نہیں یہاں عازمینِ حج نماز ظہر وعصر ایک اذان دو اقامتوں سے پڑھتے ہیں الگ الگ اپنے اپنے وقتوں میں نہیں پڑھتے سورج غروب ہوتے ہی نماز مغرب پڑھے بغیر میدان مزدلفہ کی جانب روانہ ہوتے ہیں اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب وعشاء کو ایک ساتھ پڑھتے ہیں۔

میدن عرفات میں سارا دن عازمینِ حج خضوع وخشوع کے ساتھ دن بھر توبہ واستغفار، تسبیح وتہلیل، ذکر وفکر،، درود وسلام، تلاوت قرآن پاک اور دعائیں مانگنے میں مصروف رہتے ہیں

میدنِ مزدلفہ

مزدلفہ کا میدان منیٰ اور عرفات کے درمیان واقع ہے جو مکہ سے ۶ میل کے فاصلے پر ہے یہ میدان

بھی پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے اس سے منیٰ کی جانب ایک وادی جاتی ہے جو وادی محسر کہلاتی ہے جہاں سے عازمینِ حج دوڑ کر گزرتے ہیں اور بطنِ محسر میں نہیں ٹھہرتے روایت ہے کہ اصحاب فیل پر عذاب یہاں نازل ہوا تھا۔

کیونکہ عازمینِ حج میدان عرفات سے غروب آفتاب کے فوراً بعد نماز مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف چلتے ہیں یہاں پہنچنے کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت ایک ساتھ پڑھتے ہیں اور رات بھر یہاں قیام کرتے ہیں۔ مزدلفہ میں یہ رات بڑا پر کیف ہوتا ہے یہاں ہر متنفس رحمت پروردگار کا رات بھر طالب رہتا ہے اپنے کیے پر پشیمان، گناہوں پر شرمسار اور عفوودرگزر کا طلبگار رہتا ہے تمام رات آہ وزاری اور سسکیوں میں ڈوبا ہوتا ہے ہر شخص ذکر وفکر، توبہ واستغفار، تلاوت قرآن حکیم اور اوراد ووظائف پڑھنے میں مصروف ہوتا ہے۔

مقامات مقدسہ

ذیل میں ہم ان مقدس مقامات کے بارے میں لکھتے ہیں جن کے ساتھ اہم اسلامی روایات وابستہ ہیں ان کی زیارت فیض و برکات سے خالی نہیں عازمینِ حج کو چاہئے کہ قیام مکہ و مدینہ کے دوران وہاں کے ان مقامات مقدسہ کی ضرور زیاریت کریں یوں تو حرمین سریفین کا ذرہ ذرہ فیض و برکات کے حامل ہیں مگر درج ذیل مقامات کی شان ہی کچھ اور ہیں

مکہ مکرمہ کے مقامات مقدسہ

مسجد خیف مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر میدان منیٰ کے جنوبی پہاڑ کے قریب مسجد خیف واقع ہے یہ بڑی وسیع اور پر عظمت مسجد ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ اس میں ستر نبی مدفون ہیں مسجد کے وسط میں ایک چبوتری بنی ہوئی ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے یہ مسجد بہت متبرک ہے زائرینِ حرم اس مسجد میں نفل ادا کرتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں۔

مسجد مشعر الحرام

یہ مسجد مکہ سے ۶ میل اور منیٰ سے ۳ میل کے فاصلے پر میدان مزدلفہ میں واقع ہے جو بہت مقدس اور مستجاب الدعوات مقام ہے یہاں بھی زائرینِ حرم نفل ادا کرتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں۔

جبل رحمت

جبل رحمت مکہ سے ۹ میل اور منیٰ سے ۶ میل کے فاصلے پر میدان عرفات میں واقع ہے جو بہت مقدس اور مستجاب الدعوات مقام ہے یہاں بھی زائرینِ حرم دعائیں مانگتے ہیں پہاڑی پر چڑھنے کے لئے پہاڑی کے دامن سے چٹانوں کو کاٹ کر چوڑی چوڑی سیڑھیاں بنائی گئی ہیں یہ پہاڑ رحمت خداوندی کی فیضان گاہ ہے زائرینِ حرم اس کی زیارت سے فیض و برکت حاصل کرتے ہیں۔

غار حرا

مکہ معظّمہ سے منیٰ جاتے ہوئے بائیں طرف تقریباً اڑھائی میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے جو جبل نور کہلاتا ہے اس کی چوٹی کی طرف تقریباً ڈیڑھ میل کی چڑھائی پر غار حرا واقع ہے جسے اسلامی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اسی غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت سے پہلے خلوت نشین ہوتے اور عبادت کرتے رہتے تھے اور آپ کی عمر شریف ۴۰ سال ہونے تک آپ اسی غار میں ریاضت کرتے رہے اسی میں آپ پر پہلی وحی ازل ہوئی تھی اور آپ کو بشارت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا تھا یہ مقامات مقدسہ میں اہم مقام ہے زائرینِ حرم اس کی زیارت کرتے ہیں اور فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح مسجد رایہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنا پرچم نصب فرمایا تھا ،مسجد الجن جہاں جنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا تھا ، دار ارقم ،شعب علی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تھے ،حضرت خدیجہ کا مکان ،جبل ثور جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے دران تین دن ٹھہرے رہے تھے جنت المعلی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر اصحاب ابدی نیند سو رہے ہیں وغیرہ کی زیارت حصول فیوض وبرکات کے لئے نہایت اہم ہیں ان کی ضرور زیارت کرنی چاہئے اور ان سے فیوض وبرکات حاصل کرنا چاہئے۔

مدینہ منورہ کے مقامات مقدسہ

مکہ مکرمہ سے پونے تین سو میل کے فاصلے پر مدینہ منورہ واقع ہے جو مکہ کی مانند حدود حرم میں شامل ہیں یوں تو مدینہ منورہ کا چپہ چپہ مقدس اور سرمہ چشم بنانے کے قابل ہیں مگر چند مقامات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے ہم ذیل میں مختصراان پر روشنی ڈالتے ہیں۔

مسجد نبوی

مسجد نبوی کو اسلامی دنیا میں خاص مقام حاصل ہے جہاں ایک رکعت نماز پڑھنے پر پچاس ہزار رکعت نمازیں پڑھنے کا ثواب ملتا ہے جہاں چالیس نمازیں پڑھنے والے کے حق میں شفاعت کی بشارت دی گئی ہے۔

مسجد نبوی کے احاطے کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ اقدس موجود ہے جس کی زیارت مسلمانوں کے لئے ضروری اور باعث اجروثواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ زَارَ قَبرِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جس نے میری وفات کے بعد میرے قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی ایک اور حدیث میں مَنْ زَارَ قَبرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ جس نے میرے قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی'' وارد ہوئی ہے۔

یوں تو مسجد نبوی دروازے سے منبر تک متبرک اور فیضان الٰہی کا جائے نزول ہے اور اجروثواب و فیض و برکات کے لئے اہمیت کی حامل ہے لیکن ان میں سے بھی بعض مقامات خصوصی اہمیت کی حامل ہے مثلا ریاض الجنۃ، ستون حنانہ، ستونِ ابولبابہ، اور چبوترہ اصحابِ صفہ وغیرہ جہاں ہر وقت انوار و تجلیات الٰہی کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے والے کے حق میں شفاعت کی بشارت حدیث نبوی میں وارد

ہوئی ہے اس لئے ہر زائرِ حرم کی کوشش ہوتی ہے کہ وہاں زیادہ سے زیادہ ٹھہرے اس لئے زائرینِ حرم کا ہجوم امن وامان اور اس مقدس مقام کے تقدس واحترام کے لئے ایک مسئلہ بن جاتا ہے چنانچہ سعودی حکومت کی جانب سے زائرینِ حرم کے لئے اتنی مدت تک قیام کی اجازت ہے جس میں وہ ۴۰ نمازیں (۸ دن) ادا کر سکتے ہیں۔

مسجد نبوی میں ریاض الجنہ کا مقام نماز پڑھنے کے لئے زیادہ اجروثواب ہے چنانچہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کی باغوں میں سے ایک باغ ہے چنانچہ یہاں نماز پڑھنے کے لئے زائرینِ حرم کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔

مسجد کے اندر ہی اصحاب صفہ کا چبوترہ بھی نشان لگا کر محفوظ رکھا ہوا ہے جہاں بیک وقت کم وبیش ۷۰ صحابہ کرام چشمۂ رشد و ہدایت سے فیض و برکت حاصل کرتے تھے یہ حقیقی معنوں میں شمع رسالت کے پروانے تھے جو ہمہ وقت خدا اور رسول کی رضا جوئی میں محو رہتے تھے اور وہ اللہ کی راہ میں دنیا اور علائقِ دنیا کو چھوڑ چکے تھے جنہوں نے ظلم واستبداد کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور طاغوتی قوتوں کو ناکوں چنے چبوایا ارباب فقر وسلوک ان مقدس ہستیوں کو اپنا پیشرو گردانتے ہیں اور ان نفوس قدسیہ سے فیض و برکت حاصل کرتے ہیں بقولِ اقبال یہ لوگ وہ تھے ؎

مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا زورِ حیدر، فقرِ بوذر، صدقِ سلمانی

مسجد قبا

یہ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی پہلی مسجد ہے جو مسجد نبوی کی تعمیر سے پہلے تعمیر ہوئی اور مسجد نبوی سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے اس مسجد سے متعلق رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ رَکْعَتَیْنِ فِیْہِ کَعُمْرَۃٍ اس میں دو رکعت نماز گویا ایک عمرے کے برابر ہے

ایک دفعہ مدینۂ منورہ کے مسلمانوں نے مکہ مکرمہ کے مسلمانوں پر رشک کرتے ہوئے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ اہل مکہ بڑے فائدے میں ہیں کیونکہ جب چاہا کعبہ شریف کی زیارت کرلی یہ سعادت ہمارے نصیب میں کہاں؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسجد قبا میں جا کر نوافل پڑھا کرو تمہیں عمرے کا ثواب ملے گا چنانچہ آج بھی زائرینِ حرم وہاں جاتے ہیں اور نفلیں پڑھتے ہیں البتہ ہفتہ کے دن خصوصی اہتمام سے جاتے ہیں۔

مسجد قبلتین

یہ مسجد مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں ایک ٹیلے پر واقع ہے یہ تاریخی اور مذہبی اہمیت کی حامل ہے پہلے مسلمان بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے تھے رسول اللہ کو یہ سمت قبلہ پسند نہیں تھا آپ کی خواہش یہ تھی کہ کعبہ شریف مسلمانوں کا قبلہ قرار پائے چنانچہ ایک دفعہ آپ ایک مسجد میں جو بعد میں ذوالقبلتین کے نام سے مشہور ہوا، باجماعت نماز پڑھ رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا بیشک ہم نے دیکھ لیا کہ تمہارا چہرہ آسمان کی جانب بار بار اٹھتا ہے پس ہم جس قبلے کو تم چاہتے ہو اس کی جانب تمہارا رخ پھیر لیتے ہیں چنانچہ دوران نماز ہی آپ نے گھوم کر روئے مبارک کعبہ شریف کی طرف کرلیا اور اسے مسلمانوں کا قبلہ بنادیا کیونکہ مسجد مذکور میں ایک ہی نماز دو مختلف سمتوں میں پڑھی گئی تھی لہذا اس میں آج بھی دو محراب بنے ہوئے ہیں یہ مقام اجابت دعا کے لئے بہت معروف ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی مسجدیں ہیں جنہیں تاریخی اور مذہبی اہمیت حاصل ہیں ان کی زیارت اور وہاں نوافل باعث اجر و ثواب ہیں سالکینِ راہ حق کو چاہئے کہ اس مقدس سفر کے دوران زیادہ سے زیادہ اکتساب فیض میں مصروف رہے مدینہ منورہ کے نواح میں جبلِ احد جائے اور شہدائے احد کے حضور سلام عقیدت پیش کرے اسی طرح شہدائے بدر کے مشاہد کی بھی زیارت کو جائے جو مدینہ کی راہ میں واقع ہے۔

جنت البقیع

مسجد نبوی کے قریب ہی ایک چار دیواری کے اندر مدینۂ منورہ کی قدیم قبرستان جنت البقیع ہے

جہاں ائمہ کرام، ازواج مطہرات اور اہلبیت عظام کے علاوہ لاتعداد صحابہ اور مقدس نفوس ابدی نیند سو رہے ہیں جن کی زندگیاں اسلام کی سربلندی، اور اعلائے کلمۃ الحق میں گزریں اور ان کے ساتھ تاریخ اسلام کا زرین باب وابستہ ہے

یہاں اہلبیت رسالت میں سے حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہری، امام حسن مجتبی، امام علی زین العابدین، امام محمد باقر، امام جعفر صادق، آرام فرما ہیں ان کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم، حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد، حضور کی رضائی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ بھی مدفون ہیں ان کے علاوہ اور بھی مقدس ہستیاں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

یہاں ہر وقت لوگوں کا اژدہام رہتا ہے اور ان نفوس قدسیہ کے حضور سلام شوق پیش کر کے ایمان و یقین کو تازہ کرتے ہیں کیونکہ یہ قبرستان بہت سے بزرگوں کی آخری آرامگاہ ہے اس کی زیارت بڑی فضیلت رکھتی ہے حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ اکثر جنت البقیع میں تشرف لے جاتے رہتے تھے۔

باب سوم

اعمالِ حج

اس باب میں ہم مناسک (اعمال حج) پر روشنی ڈال رہے ہیں ارکانِ حج، اعمالِ حج، اقسام حج اور حج سے متعلق دیگر مسائل واحکام ذرا تفصیل سے ذکر کر رہے ہیں

اصطلاحات حج

احرام

یہ سفید رنگ کی دو چادریں ہوتی ہیں جو نئی یا اجلی ہوسکتی ہیں یہ زائرینِ حرم کا یونیفارم ہے ایک چادر بطور تہہ بند باندھی جاتی ہے اور دوسری چادر کو اوڑھ لیتے ہیں چادر حج یا عمرہ کی نیت کے ساتھ پہننے والا محرم کہلاتا ہے۔

اضطباغ

طواف کے دوران مرد اپنے دائیں کاندھے کو کھلا رکھتے ہیں احرام کے چادر کے ایک سرے کو داہنے کاندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال دیتے ہیں جسے اضطباغ کہتے ہیں۔

طواف

طواف کا معنی گرداگرد پھیرنا ہے یہ بیت اللہ کے گرداگرد والہانہ چکر لگانے کا نام ہے اور سات شوط (چکروں) پر مشتمل ہے طواف کا آغاز حجر اسود سے اور اختتام بھی حجر اسود پر کیا جاتا ہے طواف کے دوران بیت اللہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہوتی ہے۔

شوط

شوط کا معنیٰ چکر ہے طواف کرتے ہوئے خانہ کعبہ کے گرد ایک چکر کاٹنے کو شوط کہتے ہیں جس کی جمع اشواط ہے ہر شوط کا آغاز و اختتام حجر اسود سے ہوتا ہے چاہئے کہ دوران طواف دعائیں پڑھی جاتی ہیں تاہم کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے۔

استلام استلام سلام کرنے کا نام ہے طواف کا آغاز حجر اسود کو چومنے سے ہوتا ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ چھو کر ہاتھ کو بوسہ دیا جاتا ہے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو اگر ہاتھ میں کوئی چھڑی ہو تو اس چھڑی کو حجر اسود سے چھوا کر اسے بوسہ دیا جاتا ہے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جہاں ہو وہاں سے دونوں ہاتھ اٹھا اٹھا کر حجر اسود کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس عمل کو استلام کہتے ہیں۔

رمل

رمل اکڑ اور غرور کی چال کو کہتے ہیں طواف کے تین چکروں میں اکڑ اکڑ کر چلتے ہیں جیسا کہ مرد جری اکھاڑے میں داخل ہوتے وقت اپنی طاقت کی جھلک دکھاتا ہے یہ باوقار انداز میں ہونا چاہئے۔

سعی

سعی دوڑ اور تیز تیز چلنے سے عبارت ہے طواف کے بعد بیت اللہ کے نزدیک واقع صفا اور مروہ نامی پہاڑیوں پر سات سات بار چڑھنا اور اترنا اور میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا سعی کہلاتی ہے۔ طواف کے بعد باب الصفا کے ذریعے کوہ صفا پر چھ سات فٹ چڑھ جاتے ہیں چھ سات فٹ چڑھنے کے بعد کعبہ کی جانب رخ کر کے دعائیں، تسبیح اور تکبیر پڑھ کر نیچے اتر آتے ہیں جب نشیب میں میلین اخضرین پر پہنچے تو دوڑتے ہیں جب دوسرے سبز ستون پر پہنچے تو دوڑ ختم کر کے مروہ پر چڑھ جاتے ہیں مروہ سے کعبہ کی جانب رخ کر کے وہی عمل کرتے ہیں جو صفا پر کیا تھا یہ ایک پھیرا ہے ایسے ہی سات پھیرے کرنا ہوتا ہے اور مروہ پر یہ عمل اختتام پذیر ہوتا ہے۔

وقوف

وقوف کا معنیٰ ٹھہرنا اور قیام کرنا ہے عازمینِ حج 9 ذوالحجہ کا سارا دن یا دن کا کچھ حصہ میدان عرفات

میں ٹھہرتے ہیں یہ حج کا عظیم الشان رکن ہے اس میں امام حج خطبہ دیتے ہیں اس عمل کو وقوف عرفات کہتے ہیں
۔

رمی

رمی کا مطلب کنکر مارنا سنگباری کرنا اور مٹی پھینکنا ہے عازمینِ حج دس ذوالحجہ کو صرف جمرۃ العقبی کو باقی ایام تشریق میں تینوں جمروں کو ہر روز سات سات کنکریاں مارتے ہیں ان ۷۰ کنکریاں مارنے کے عمل کو رمی کرنا کہتے ہیں۔

حلق اور تقصیر

حلق بال مونڈھنے وصاف کرنے اور تقصیر بال چھوٹا کرنے کو کہتے ہیں عمرہ کے اختتام اور حج کی ادائیگی میں کے بعد حلق کرنا یا تقصیر کرنا ضروری ہے۔

احصار

احصار کا معنی رکاوٹ ،روک اور سدباب کے ہے احرام باندھنے کے بعد حج کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ پیش آنا جس کی وجہ سے حج ادا نہ کر سکے احصار کہلاتا ہے جیسے کسی دشمن کا آڑے آنا ، بیماری لاحق ہونا ،حرمین شریفین میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونا یا کوئی اور رکاوٹ پیش آنا۔

قربانی

اس کا مطلب قرب چاہنا ،نزدیک ہونا ہے حج کی ادائیگی کے بعد دس ذوالحجہ کو منی میں ایک یا زائد جانوروں کو بطور قربانی ذبح کیا جاتا ہے یہ حج قران والے کے حق میں سنت ، حج متمتع والے کے حق میں واجب اور حج افراد والے کے لئے مستحب ہے۔

فدیہ

کسی واجب عمل کے رہ جانے کی صورت میں بطور تاوان حج فدیہ دینا واجب ہے عمل سنت کے رہ جانے کی صورت میں مستحب ہے احرام باندھنے کے بعد حلال ہونے سے پہلے کوئی جنایت کر بیٹھے تب بھی

فدیہ دینا ہوتا ہے۔

حلال

محرم کا احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوجانا اس کی درج ذیل تین صورتیں ہیں (ا) کوئی عازم حج جہاں احصار کا شکار ہو وہیں اپنی ہدی (قربانی) قربان کر کے حلال ہو جائے (ب) حج تمتع بجالانے والا عمرہ مکمل کرے اور احرام کھول کر حلال ہو جاتا ہے یہ تحلل اول کہلاتا ہے پھر عام لباس میں ملبوس رہتا ہے ۸ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھتا ہے حج سے فراغت کے بعد دسویں ذوالحجہ طواف اور رمی کر کے اسی دن یا اگلے دن احرام کھول کر حلال ہوسکتا ہے یہ تحلل آخر کہلاتا ہے (ج) حج قران والا دس ذوالحجہ کو طواف زیارت کے بعد احرام کھول کر حلال ہوسکتا ہے۔

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

تلبیہ

احرام باندھنے سے رمی الجمار تک درج ذیل کلمات کا بلند آواز سے پڑھنا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

حج کے پانچ دن

حج کا پہلا دن ۸ ذوالحجہ

عازمینِ حج ۷ ذوالحجہ کی شب غسل کر کے احرام باندھ کر حرم میں آتے ہیں اور طواف کر کے مقام ابراہیم میں دو رکعت نفل پڑھتے ہیں اس کے بعد حج کی نیت کرتے ہیں بشرطیکہ میقات سے باندھا ہوا احرام کھول چکا ہو اور اب حج کے لئے از سرنو احرام باندھ رہا ہو اس موقع پر نیت کرنا مستحب ہے کیونکہ وہ پہلے میقات

پر احرام باندھتے ہوئے نیت کر چکا ہے۔

۸ ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد مکہ مکرمہ سے میدان منیٰ کی جانب روانہ ہوتے ہیں اور وہیں ۹ ذوالحجہ کو طلوع آفتاب تک پانچ نمازوں کا وقت گزارتے ہیں یہ وقفے توبہ و استغفار، ذکر و فکر اور اوراد و وظائف وغیرہ کے پڑھنے میں گزارتے ہیں۔

حج کا دوسرا دن یومِ عرفہ ۹ ذوالحجہ

عازمینِ حج ۹ ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھتے ہوئے میدان عرفات کی جانب روانہ ہوتے ہیں اور غروب آفتاب تک وہیں ٹھہرتے ہیں یہ وقوف عرفات کہلاتا ہے یہ عمل حج کا ایک اہم رکن ہے امام حج یا اس کا نایب نماز ظہر کے بعد خطبہ دیتا ہے اور آئندہ بجالائے جانے والے اعمال کے بارے میں مختلف ہدایات دیتا ہے غروب آفتاب کے فوراً بعد عازمینِ حج نماز مغرب پڑھے بغیر میدان مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں رات وہیں گزارتے ہیں۔

حج کا تیسرا دن ۱۰ ذوالحجہ

عازمینِ حج دسویں ذوالحجہ کو صبح کی نماز مزدلفہ میں ادا کرتے ہیں اور 70 کنکریاں لے کر منیٰ کی طرف چلے جاتے ہیں وہاں سب سے پہلے جمرۃ العقبیٰ کی رمی کرتے ہیں اور اس عمل کے ساتھ تلبیہ گوئی بند کر دیتے ہیں رمی سے فارغ ہو کر قربانی دیتے ہیں قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کر کے مکہ واپس آتے ہیں طوافِ زیارت بجالا کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں اس کے فوراً بعد طواف النساء بجالاتے ہیں اور احرام کھول کر حلال ہو جاتے ہیں۔

حج کا چوتھا و پانچواں دن ایام تشریق 11، 12 اور 13 ذوالحجہ

عازمِ حج نے اگر طواف زیارت اور طواف النساء دسویں تاریخ کو بجالایا ہو تو اب اس کے ذمے رمی کے سوا کوئی اور عمل باقی نہیں رہتا لہذا 11، 12 اور 13 تاریخ کو زوالِ آفتاب کے بعد تینوں جمروں پر رمی یعنی سات سات کنکریاں مارتے ہیں البتہ 13 تاریخ تک ٹھہرنے کی بجائے بارہویں تاریخ کو باقی ماندہ 21

کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ واپس آنا بھی جائز ہے اگر طواف زیارت اور طواف نساء 10 تاریخ کو بجا نہ لایا ہو تو 11 تاریخ کو پہلے یہ بجالانا ہوگا پھر زوال کے بعد رمی کرنا جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔

اقسام حج

عمل کے لحاظ سے حج کی تین قسمیں ہیں (1) حج افراد (2) حج قران اور (3) حج تمتع

احرام میقات، سعی، وقوف عرفات اور طواف وغیرہ کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں ہے البتہ چند اعمال میں مختلف ہیں جیسے قربانی، نیت۔

حج افراد

حج افراد ایسے حج کا نام ہے جس میں صرف حج کی نیت کی جاتی ہے اور احرام بھی صرف حج کا باندھا جاتا ہے حج افراد کی نیت یوں ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَقَطْ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ میقات سے نیت کے ساتھ احرام باندھے مکہ پہنچ کر طواف قدوم بجالائے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور 8 ذوالحجہ کو منٰی جائے 9 ذوالحجہ کو میدان عرفات میں جا کر وقوف کرے اگر پہلے سے ہی مکہ میں مقیم ہو تو احرام باندھ کر عرفات میں جا کر وقوف کرے اسی دن غروب آفتاب کے فورا بعد نماز مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ واپس آئے رات بھر وہیں رہے 10 اذوالحجہ کی نماز صبح مزدلفہ میں پڑھ کر میدان منٰی میں جائے زوال آفتاب کے بعد سب سے پہلے جمرۃ العقبٰی کو رمی کرے قربانی مستحب ہے واجب نہیں پھر حلق کرے اسی دن مکہ جا کر طواف زیارت کرے پھر سعی کرے پھر طواف النساء بجالا کر احرام کھول دے سعی کی ضرورت

نہیں ہے لہذا طواف النساء کے بعد واپس منٰی چلا جائے تا کہ ایام تشریق میں جمرات کی رمی کی جاسکے تینوں دن 21 کنکریاں فی دن کے حساب سے رمی کریا گر کوئی طواف زیارت اور طواف النساء کو مؤخر کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ قربانی کے بعد مکہ نہ آئے بلکہ منٰی میں رہے 11، یا 12، یا 13 ذولحجہ کو رمی الجمار سے فراغت کے بعد مکہ آ کر یہ دونوں طواف بجالائے۔

حج قران

یہ ایسا حج ہے جس میں بیک وقت حج وعمرہ دونوں ادا کیا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ مَعًا فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ اس میں حج سے پہلے عمرہ کرنا یا پہلے حج پھر عمرہ کرنا دونوں جائز ہے عمرہ پہلے کرنے کی صورت میں مکہ پہنچ کر پہلے عمرہ کرے عمرہ کرنے کے بعد احرام میں ہی رہے اور 8 ذوالحجہ کو منیٰ میں جائے باقی وہی مناسک واعمال حج بجالائے جنہیں ہم حج افراد میں بیان کر چکے ہیں ۔

اگر پہلے حج پھر عمرہ کرے تو اعمال حج مذکورہ بالا طریقے سے بجالائیں گے البتہ 10 ذوالحجہ کو جمرۃ العقبٰی کی رمی کے بعد مکہ آئے طواف زیارت کرے پھر سعی کرے پھر طواف النساء بجالا کر احرام کھول دے اس کیلئے سعی کی ضرورت نہیں ہے لہذا طواف النساء کے بعد واپس منیٰ چلا جائے تاکہ ایام تشریق میں جمرات کی رمی کی جاسکے اگر کوئی طواف زیارت اور طواف النساء کو مؤخر کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ قربانی کے بعد مکہ نہ آئے بلکہ منیٰ میں رہے 11، یا 12 ، یا 13 ذولحجہ کو رمی الجمار سے فراغت کے بعد مکہ آ کر یہ دونوں طواف بجا لائے۔ حج قران میں قربانی سنت ہے واجب نہیں ہے۔

حج تمتع

حج تمتع میں حج اور عمرہ دونوں آگے پیچھے الگ الگ ادا کیا جاسکتا ہے البتہ عمرہ ادا کرنے کے بعد درمیانی وقفے میں احرام کھول سکتا ہے یہ بہت بڑی سہولت ہے اس لئے حج تمتع کرنا چاہئے نیت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْعُمْرَۃَثُمَّ الْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ حج افراد میں عمرہ نہیں ہوتا قران اور تمتع میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں البتہ یہ فرق ہے کہ قران میں عمرہ اور حج کے درمیان احرام نہیں کھول سکتا تمتع میں کھول سکتا ہے قران میں قربانی واجب نہیں تمتع میں واجب ہے باقی اعمال حج دونوں کے ایک ہیں۔

وجوب حج

حج اس وقت واجب ہو جاتا ہے جب آدمی (1) بالغ ہو (2) عاقل ہو فاتر العقل نہ ہو یا شدید دماغی بیماری کا شکار نہ ہو (3) مسلمان ہو (4) آزاد اور خود مختار ہو (5) راستہ اور حرمین شریفین پر امن ہو (6) حج

کا مقررہ وقت یعنی 8، 9اور 10 ذوالحجہ کی تاریخ میسر ہو (7) حج پر جانے کی استطاعت رکھتا ہو یعنی سواری یا کرایہ سفر حج کا خرچ بمع واپسی تک اہل وعیال کے لئے باکفایت خرچ موجود ہو (8) سفر حج پر قادر ہو یعنی ادائیگی حج کے دوران کوئی جسمانی رکاوٹ کا خدشہ نہ ہو -

جو شخص مذکورہ بالا سہولتوں اور اوصاف کا حامل ہو اس کے ذمے حج کرنا واجب ہے اور جو ان کا حامل نہ ہو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

ارکانِ حج

حج کے پانچ بڑے بڑے ارکان ہیں (1) احرام باندھنا (2) میدان عرفات میں وقوف کرنا/ٹھہرنا (3) بیت اللہ کا طواف کرنا طواف زیادرت یا استفاضہ (4) صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا (5) سر کے بالوں کا قصر یا حلق کرنا۔ (نوٹ) وقوف عرفات کے سوا باقی سب عمرے کے بھی رکن ہیں)

ان ارکان میں سے کوئی ایک رکن کسی وجہ سے چھوٹ جائے تو آئندہ کسی سال دوبارہ حج کرنا واجب ہے عورتوں کے لئے حیض یا نفاس کی وجہ سے طواف یا سعی بجا نہ لاسکی ہوں تو ان کے لئے حکم یہ ہے کہ پاک ہونے تک ان کو مؤخر کرے۔

اگر کسی رکن کے رہ جانے یا کسی عظیم غلطی کی وجہ سے حج فاسد ہو جائے تو بھی باقی مناسک اور اعمال بجالانا بہتر ہے۔

ان ارکان کے کچھ واجب، کچھ مسنون اور کچھ آداب ہیں چنانچہ واجبات میں سے کچھ اگر رہ جائیں تو ان کا فدیہ (تاوان حج) دینا واجب ہے اسی طرح مسنون اعمال کے رہ جانے کی صورت میں فدیہ دینا سنت ہے۔

حج بدل

اخراجات اور اجرت دے کر کسی اور کو اپنی یا کسی اور کی جانب سے حج ادا کرنے کی غرض سے حج پر

بھیجنا حج بدل کہلاتا ہے مرد اور عورت سب کے حق میں ہر حالت میں یہ جائز ہے مگر درج ذیل صورتوں میں واجب ہے

(1) احصار کا شکار ہونے والے پر کسی کو اپنے بجائے بھیجنا واجب ہے بشرطیکہ حائل شدہ رکاوٹ زندگی بھر دور نہ ہونے کا یقین ہو۔

(2) اس شخص کے بدلے میں کسی کو حج پر بھیجنا واجب ہے جس پر حج واجب ہو چکا تھا مگر حج کئے بغیر اس کا انتقال ہو گیا ہو اور مرنے سے پہلے حج ادا کرنے کی وصیت کی ہو۔

حج بدل پر جانے والے کے شرائط

(1) عادل اور نیکوکار مسلمان ہو (2) خود اس پر حج واجب نہ ہو لہذا وہ اپنے موجر سے معاہدے کے تحت مناسک حج بجالائے گا باقی معاملات میں آزاد ہوگا نیت یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ بَدَلاً عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

میقات

وہ مقامات جو مکہ کے قرب وجوار میں واقع ہیں عازمینِ حج یا عازمینِ عمرہ بلا احرام ان مقامات سے آگے نہیں جا سکتے یہ مقامات مکہ مکرمہ کے مختلف اطراف میں واقع ہیں مختلف اطراف سے آنے والوں کے لئے مختلف ہیں مثلاً نجد والوں کے لئے قرن المنازل اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، عراق کی جانب سے آنے والوں کے لئے ذات عراق، شام کی جانب سے آنے والوں کے لئے جحفہ اور یمن کی جانب سے آنے والوں کے لئے یلملم ہے کیونکہ جدہ میں (اب مدینہ منورہ میں بھی) ہوائی اڈا اور بندرگاہ ہے اس لئے ہوائی جہاز اور سمندری جہاز سے آنے والوں کے لئے یلملم میقات ہے یلملم کو آج کل سعدیہ کہتے ہیں جو خشکی کے راستے سے مکہ سے 60 میل کے فاصلے پر واقع ہے سمندری راستے سے یہ مقام جزیرۂ کامران سے 380 میل سفر کے بعد ملتا ہے

خشکی اور سمندری سفر کے دوران میقات سے بآسانی احرام باندھنے کی سہولت موجود ہوتی ہے لیکن

ہوائی جہاز میں ممکن نہیں ہے اس لئے جدہ یا مدینہ سے پہلے ہوائی اڈے (AIR PORT) سے ہی احرام باندھنا چاہیئے۔

پاکستان وہندوستان سے جانے والوں کے لئے درج ذیل صورتیں ہیں۔

1- اگر ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کر رہا ہے اور جہاز جدہ ایر پورٹ جانے والا ہو تو چاہئے کہ جس ایر پورٹ سے جہاز میں سوار ہو، وہیں سے احرام باندھ لے۔

2- اگر جہاز مدینہ ایر پورٹ جا رہا ہو تو بغیر احرام سفر کرے مدینہ سے مکہ جاتے وقت احرام میقات پر باندھ لے۔

3- سمندری جہاز سے جانے والوں کے لئے جدہ جانا ہوتا ہے ان کیلئے آج کل سعدیہ نامی جگہ میقات ہے۔

4- خشکی سے بذریعۂ بس جانا ہو تو جس راستے سے سفر کریں حدود حرم سے پہلے میقات سے احرام باندھ لیں۔

☆ اوپر احرام باندھنے کے جن مقامات کا ہم ذکر کر چکے ہیں وہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو ان مقامات سے باہر رہائش پذیر ہو اور جو شخص میقات کے اندر مگر مکہ مکرمہ سے باہر جہاں کہیں رہائش پذیر ہوں ان کے لئے اس کی رہائشگاہ ہی میقات ہے۔ اور جو شخص مکہ مکرمہ ہی میں مقیم ہو ان کے لئے حرم ہی میقات ہے۔

☆ نابالغ بچوں کے لئے کوئے فج نامی جگہ میقات ہے جو مکہ کے اندر واقع ہے۔

☆ مذکورہ میقات حج اور عمرہ دونوں کے لئے مقررہ میقات ہیں البتہ مکہ میں مقیم جو شخص عمرہ ادا کرے اس کے لئے میقات تنعیم/حل نامی جگہ ہے جو مکہ سے باہر ایک جگہ ہے جہاں کنواں اور مسجد ہے یہ آج کل مسجد عائشہ کہلاتی ہے۔

☆ ایام حج یعنی ماہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے ابتدائی دنوں میں قبل از وقت احرام باندھنا چاہے تو جائز ہے اسی طرح مقررہ میقات سے پہلے احرام باندھنا بھی جائز ہے۔ لیکن احرام کی پابندیوں کا پابند رہنا بہت مشکل ہے۔

احرام

احرام عازمین حج وعمرہ کا گویا یونیفارم ہے یہ بغیر سلے دو چادروں پر مشتمل ہوتا ہے ایک چادر بطور تہبند نیچے اور دوسری قمیص کی جگہ اوڑھ لی جاتی ہے۔

احرام سے پہلے

احرام باندھنے کے بعد آدمی محرم بن جاتا ہے اسے بہت سے شرائط اور آداب کا کا خیال رکھنا پڑتا ہے اس پر بہت سی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو عام حالتوں میں مباح ہوتی ہیں لہذا احرام باندھنے سے پہلے مندرجہ ذیل امور سرانجام دیئے جائیں۔

(1) وضو کرنا واجب ہے اگر موقع ملے تو ضرور غسل کرے (2) حجامت کرے سر میں تیل ڈالے (3) زیرناف اور بغلوں کے بال صاف کرے (4) ناخنوں کو تراش لے (5) جسم اور لباس میں خوشبو لگائے (6) نماز کا وقت ہو تو فرض ورنہ دو رکعت نفل پڑھے (7) حج کی نیت کرکے احرام باندھے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے اعمال حج کا آغاز کرے۔

احرام کے بعد

احرام باندھنے اور نیت کرنے کے بعد اب آدمی محرم بن جاتا ہے اب اس کے حق میں درج ذیل 14 کام حرام ہو جاتے ہیں (1) خشکی پر شکار کھیلنا، شکار کو روکنا، اس کی طرف اشارہ کرنا، راہنمائی کرنا اور کسی دوسرے کو شکار کرنے میں مدد دینا، شکار کا گوشت کھانا وغیرہ (2) میاں بیوی کا ایک دوسرے سے صحبت کرنا، بوسہ لینا، شہوت کے ساتھ چھونا، اور دیکھنا نیز نکاح کرنا، نکاح کرانا اور نکاح کا گواہ بننا (3) مردوں کے لئے سلے ہوئے کپڑے پہننا البتہ تہبند نہ ملنے کی صورت میں شلوار یا پاجامہ پہن سکتا ہے۔ (4) بوٹ یا موزہ پہننا البتہ انہیں اوپر اور پشت کو پھاڑ کر ہوائی چپل جیسا بنا کر استعمال کیا جا سکتا ہے (5) فسق و فجور، دھینگا مشتی کرنا، فساد پھیلانا، دروغگوئی کرنا یا ان کی تحریک کرنا (6) رفث میں پڑنا یعنی بے حیائی کرنا (7) مچھر جوئیں، کھٹمل، پسو وغیرہ کو مار ڈالنا حرام ہے البتہ انہیں جسم سے الگ کرنا جائز ہے (8) خوشبویات اور معطر تیل کا استعمال کرنا

اور بلاضرورت سادہ تیل کا استعمال (9) جسم سے کسی قسم کے بال کا مونڈھنا، کاٹنا، اور نوچنا (10) مردوں کے لئے عمداً سر کو ڈھانپنا اگر بھول کر ایسا کرے تو فوراً ہٹادے اور تلبیہ پڑھ کر تجدید کرے (11) عورتوں کے لئے پورا چہرا ڈھانپ کر رہنا (12) ناخنوں کا تراشنا، کترانا (13) خودرو گھاس پھونس اور پودوں و درختوں کو اکھیڑنا کاٹنا یا توڑنا (14) اذخر نامی گھاس کا اکھیڑنا میوہ جات کا توڑنا اور کاٹنا۔

مکروہات

احرام کی حالت میں درج ذیل کام مکروہ ہیں

(1) احرام کی چادروں کا سفید کی بجائے کسی اور رنگ کا ہونا (2) بنے ہوئے کپڑے کا استعمال جیسے بنیان، جراب، وغیرہ (3) زینت کے خیال سے مہندی لگانا، کاجل، خضاب، ناخنوں کا پالش، ہونٹوں پر سرخی لگانا، میک اپ کرنا (4) سویمنگ پول میں نہانا یا بدنام جگہوں میں جانا (5) زیب و زینت کے لئے سادہ یا دھوپ کی عینک لگانا، انگوٹھی، زیورات پہننا (6) بلاضرورت سینگی لگانا فصد کھولنا، ٹیکے لگانا (7) بار بار آئینے میں دیکھنا

طواف

حرم شریف کے احاطے کے اندر بیت اللہ شریف کے گرداگرد ایک وقت یا زائد اوقات میں سات چکر لگانے کو حج کی اصطلاح میں طواف اور ہر ایک چکر شوط کہتے ہیں

حج ہو یا عمرہ طواف بڑے ثواب کا کام اور حج وعمرہ کا عظیم الشان رکن ہے طواف نماز کی مانند ہے لہذا طہارت اور پردے کے بغیر طواف کرجائز نہیں ہے یہ دونوں صحیح طور پر طواف کی ادائیگی کے لئے شرط ہیں

طواف کرتے ہوئے کسی چیز کی مدد سے مثلاً سایہ کرنا بھی جائز ہے

طریقہ طواف

طواف کرنے سے پہلے احرام کی ایک چادر کو اوپر اوڑھ لے اور چادر کے دائیں طرف والے سرے کو داہنے بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر اس طرح ڈال دے کہ داہنا کاندھا کھلا رہے اس عمل

کو اضطباع کہتے ہیں

بیت اللہ شریف کے جنوب مشرقی کونے میں حجر اسود ہے یہاں سے طواف شروع کیا جاتا ہے اگر ممکن ہوتو حجر اسود کو بوسہ دے ورنہ جہاں سے موقع ملے کھڑے ہوکر دونوں ہاتھوں کو اٹھا لیتے ہیں اور حجر اسود کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس عمل کو استلام کہتے ہیں بوسہ دینے یا استلام کرنے کے ساتھ ہی بِسۡمِ اللهِ وَاللهُ اَکۡبَرُ پڑھ کر طواف اس طرح کیا جاتا ہے کہ بیت اللہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔

طواف سات اشواط پر مشتمل ہوتا ہے پہلے تین چکروں میں تیز تیز قدموں سے اکڑ اکڑ کر چلنا ہوتا ہے اسے رمل کہتے ہیں باقی چکروں میں معمول کے مطابق چلنا ہوتا ہے -

مسائل طواف

اگر طواف قدوم (مکہ پہنچتے ہی کیا جانے والا طواف) میں رمل اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکا ہو تو طواف زیارت میں رمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر سعی نہ کیا ہو تو طواف زیارت میں رمل کیا جائے گا -

طواف کا آغاز حجر اسود سے کیا جاتا ہے اور اختتام بھی اسی پر کیا جاتا ہے طواف ختم کرنے کے بعد مقام ابراہیم میں یا اس کے آس پاس دو رکعت نفل پڑھنے اور آب زمزم پی لینے کے ساتھ ہی طواف کا عمل مکمل ہوتا ہے۔

بوقت ضرورت طواف کے چکروں کو دو یا دو سے زائد اوقات میں سات چکر مکمل کیا جا سکتا ہے۔

اقسام طواف

ایام حج میں چار طواف مشہور ہیں (۱) طواف قدوم (2) طواف زیارت (3) طواف نساء (4) طواف وداع

(۱) طواف قدوم

زائرینِ حرم مکہ مکرمہ پہنچ کر سب سے پہلے بیت اللہ کا جو طواف کرتے ہیں وہ طواف قدوم کہلاتا ہے اس کی نیت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡحَرَامِ سَبۡعَۃَ اَشۡوَاطِ طَوَافُ الۡقُدُوۡمِ

فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ اے اللہ! میں بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف قدوم بجالانا چاہتا ہوں پس اس کو میرے لئے آسان بنادے اور میری طرف سے اسے قبول فرما

ہر چکر میں مخصوص دعائیں پڑھی جائے جو آگے آرہی ہیں دیکھئے صفحہ نمبر

یہ طواف صرف باہر سے آنے والوں کے لئے ہے مکہ میں مقیم افراد کے لئے نہیں ہے۔

(2)طواف زیارت

نو اور دس ذوالحجہ کو حج ادا کرنے کے بعد عازمینِ حج دسویں یا گیارہویں یا بارہویں ذوالحجہ کو میدان منی سے مکہ واپس آتے ہیں اور مکہ پہنچتے ہی بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں جو طواف زیارت یا طواف افاضہ کہتے ہیں اس طواف کے بعد محرم پر بیوی سے صحبت کے سوا باقی وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام باندھتے ہی حرام ہو گئی تھیں چنانچہ اب وہ احرام کھول سکتا ہے سلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے نیت یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الزِّيَارَتِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ

اے اللہ! میں بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف زیارت بجالانا چاہتا ہوں پس اس کو میرے لئے آسان بنادے اور میری طرف سے اسے قبول فرما

ہر چکر میں مخصوص دعائیں پڑھی جائے جو آگے آرہی ہیں دیکھئے صفحہ نمبر

(3)طواف نساء

طواف زیارت کی تکمیل کے بعد عازم حج میاں پر بیوی پر جنسی رابطہ کے سوا باقی وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام باندھتے ہی حرام ہو گئی تھیں چنانچہ اب وہ احرام کھول سکتا ہے سلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے البتہ اسے ایک اور طواف کرنا پڑتا ہے جو طواف نساء کہتے ہیں اس طواف کی تکمیل کے بعد بیوی سے صحبت بھی حلال ہو جاتی ہے اسی لئے اس طواف کو طواف نساء کہتے ہیں یہ طواف زیارت کے فوراً بعد بجالانا چاہیئے اس کی نیت یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ النِّسَاءِ فَيَسِّرْهُ لِيْ

وَتَقَبَّلْهُ مِنِّی اے اللہ ! میں بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف نساء بجالانا چاہتا ہوں پس اس کو میرے لئے آسان بنادے اور میری طرف سے اسے قبول فرما

ہر چکر میں مخصوص دعائیں پڑھی جائے جو آگے آرہی ہیں دیکھئے صفحہ نمبر

نوٹ یہ طواف واجب ہے اسے مؤخر کرنا مکروہ ہے

طواف وداع

ایام تشریق میں رمی جمار کرنے یعنی جمرات کو 70 کنکریاں مارنے کے بعد عازمینِ حج کے ذمہ طواف وداع کے سوا کوئی اور عمل حج باقی نہیں رہتا لہذا مکہ چھوڑنے سے پہلے طواف وداع کرکے بیت اللہ کو الوداع کہے اس کی نیت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الْوِدَاعِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اے اللہ ! میں بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف وداع بجالانا چاہتا ہوں پس اس کو میرے لئے آسان بنادے اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔

طواف وداع کے بعد زائرین حرم کے ذمہ اعمال حج میں سے اب کوئی عمل باقی نہیں رہتا لہذا اب وہ اگر حج سے پہلے مدینہ منورہ نہ گیا ہو تو مدینہ منورہ جانے کی تیاری کرے اور دیار حبیب میں روضۂ اقدس نبوی کی زیارت کے لئے جائے گا اگر حج سے پہلے جا چکا ہے تو اپنے گھر جانے کی تیاری کرنا ہوگا۔

طواف وداع کے لئے سعی کی ضرورت نہیں ہے۔

قربانی

حج تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے جبکہ قران والے کے لئے سنت اور افراد والے پر مستحب ہے۔قربانی 10، 11، 12، 13 ذوالحجہ کی کسی بھی تاریخ کو کی جاسکتی ہے حج کی قربانی صرف منیٰ میں عمرہ کی قربانی صرف مروہ یا مکہ شہر میں جائز ہے فدیہ کا جانور حرم یا مقررہ مقام میں ذبح کریگا اگر قیمت صدقہ کرنا ہو تو حرم میں ہی صدقہ کرے گا

حج تمتع والا قربانی پیش کرے اگر جانور نہ ملے تو اس کی قیمت صدقہ کرے اگر یہ بھی ممکن نہ ہوا تو

قربانی کے بدلے میں ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کو وہیں تین دن روزہ رکھے اور گھر پہنچنے کے بعد سات دن روزے رکھے یہ کل دس دن بنتے ہیں اس روزے کی نیت یہ ہے اَصُوْمُ غَدًا عِوَضًا عَنْ دَمِ التَّمَتُّعِ لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللهِ کل میں واجب ہونے اور اللہ سے قربت کا سبب بننے کی بنا پر دم تمتع کے بدلے میں روزہ رکھتا ہوں

قربانی کا جانور

قربانی کا جانور حج کے موقع پر منیٰ ہی میں قیمتاً مل جاتا ہے ۔

احصار

احرام باندھنے اور نیت کرنے کے بعد کسی سبب یا وجہ سے حج کی ادائیگی میں رکاوٹ پیدا ہو جائے اور حج کے اعمال بجالانا ممکن نہ ہو جائے تو اسے احصار کہتے ہیں یہ دشمن کے آڑے آنے ،کوئی شدید بیماری لاحق ہونے یا کسی اور صورت کے درپیش ہونے کی بنا پر ہوسکتا ہے چنانچہ محرم جہاں جس حال میں ہو احرام کھول دے گا البتہ بطور تاوان فدیہ ادا کریگا اگر قربانی کا جانور منیٰ تک پہنچانے اور وہاں ذبح کرنے یا جانور کی قیمت وہاں پہنچانے جانور خرید کر ذبح کرنے تک احرام باندھے رکھنے پر قادر ہو تو یہ صورت بہتر ہے لہذا جانور ذبح ہونے کے بعد ہی احرام کھول دیگا اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو جہاں ہو وہیں جانور ذبح کرے اگر جانور ساتھ نہیں ہے تو قیمت صدقہ کر کے احرام کھول دیگا۔

☆ احصار کا شکار ہونے کی صورت میں کسی عادل مسلمان کو اپنا نائب بنا کر حج کے لئے بھیجنا مرد اور عورت دونوں کے لئے جائز ہے۔ایسے شخص پر کسی اور کو اپنے بدل میں حج پر بھیجنا واجب ہے جو یقین کرتا ہو کہ درپیش رکاوٹ عمر بھر دور نہیں ہوگی۔

☆ کسی اور کو نائب بنا کر حج کے لئے بھیجنا اس شخص پر بھی واجب ہے جس پر حج واجب ہوا ہو اور جس نے مرنے سے پہلے اپنی طرف سے کسی کو حج پر بھیجنے کی وصیت کی ہو چنانچہ قرض کی مانند اس کے مال سے اخراجات حج وضع کی جائے گی اور مرحوم کی جانب سے حج ادا کی جائے گی۔

☆ حج بدل پر جانے والا ایسا ہو کہ خود اس پر حج واجب نہ ہو- احصار کا شکار ہونے والے کے علاوہ ہر شخص کسی کو نائب بنا کر حج کے لئے بھیجا جا سکتا ہے اسے حج بدل کہتے ہیں-

☆ اگر کسی پر حج فرض ہو جائے اور وہ اپنی کوتاہی کی بنا پر حج نہ کرے پھر وہ ایسا بیمار ہو جائے کہ موت تک شفا پانے کی امید نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی کو حج بدل پر بھیجے-

فدیہ

حج کے کسی واجب عمل کے رہ جانے کی صورت میں بطورِ فدیہ قربانی دینا لازم ہے جبکہ مسنون عمل کے رہ جانے کی صورت میں قربانی (فدیہ) دینا سنت ہے حج قران یا حج تمتع بجالانے والے کے ذمے فدیہ دوگنا دینا لازم ہے اسی طرح عام حالت میں مختلف غیر اعمال حج کے ارتکاب پر فدیہ دینا لازم ہے- فدیہ کی چند صورتیں درج ذیل ہیں-

1- حالت احرام میں مردوں کے حق میں سلے ہوئے کپڑے پہننے، سر ڈھانپنے، اور عورتوں کے حق میں پورے چہرے کو ڈھانپنے، دونوں کے حق میں خوشبو لگانے، سر کے بال لینے اور ناخن تراشنے کی صورت میں ایک دنبے کی قربانی دینا یا 6 مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا تین دن روزہ رکھنا واجب ہے-

2- بڑے درخت کو کاٹنے پر ایک گائے اور چھوٹے درخت کو کاٹنے پر ایک دنبہ فدیہ دے-

3- خشکی پر حلال گوشت جانور کا شکار کھیلنے پر اس کی ہمشکل جانور کی قربانی فدیہ دے مثلاً شتر مرغ کے بدلے اونٹ، نیل گائے اور حمار وحشی کو مارنے پر گائے، ہرن، ہڑیال اور مارخور کو مارنے پر بکری یا دنبہ خرگوش کو مارنے پر بکری یا دنبہ کا ایک سالہ بچہ، جنگلی چوہا مارنے پر چار ماہ کا بچہ فدیہ دے-

4- جوئیں اور دوسرے کم ضرر رساں کیڑے مکوڑوں کو مارنے کی صورت میں مٹھی بھر کھانے کا فدیہ دے یہ اس بات کی سزا ہے کہ زائر حرم نے اس مبارک اور شریف وقت کو ایک غیر ضروری اور غیر اہم کام میں ضائع کیا-

5- شہوت ابھارنے والے کسی بھی کام کے ارتکاب پر ایک دنبے کی قربانی دے-

6- جو شخص تحلل اول کے بعد طواف النساء سے پہلے اپنی بیوی سے جنسی رابطہ قائم کرے اگر امیر ہو تو اونٹ

متوسط ہوتو گائے اور اگر غریب ہوتو دنبہ فدیہ دے اگر اس کے پاس کچھ نہ ہوتو اس کے ذمے کچھ نہیں ہے -
اگر تحلل اول سے پہلے ایسا کرے تو اس کا حج اور عمرہ دونوں باطل ہو جائے گا - اور آئندہ کسی سال حج وعمرہ بجالانا فرض ہوگا تحلل اول سے مراد حج تمتع کرنے والے کا عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھولنا ہے -

7- گھریلو جانور مثلا گائے ، بکری مرغی وغیرہ ذبح کرے تو کوئی فدیہ لازم نہیں ہے اگر چہ وہ وحشی کیوں نہ بن گئے ہوں-

8- ضرر رساں درندوں مثلا سانپ بچھو ، کوا ، چیل ، چیتا ، کیڑوں مثلا مچھر پسو وغیرہ مار ڈالنے کا کوئی فدیہ نہیں ہے- اسی طرح کانٹے دار ضرر رساں پودوں کے اکھیڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے-

9- وحشی جانوروں ، پرندوں اور ان کے بچوں کا شکار کرنے پر ان کی قیمتوں کا تخمینہ لگانے اور فدیہ کا معاملہ طے کرنے کے لئے دو عادل آدمیوں کی طرف رجوع کیا جائے گا-

10- اگر دو محرموں نے مل کر شکار کو مارا ہو تو ہر ایک پر پورا پورا فدیہ لازم ہے-

11- محرم کا ذبیحہ مردار کی مانند حرام ہے اور شکار کی خرید وفروخت باطل ہے-

12- احرام کے بغیر میقات کے اندر چلا جائے تو ایک دنبہ فدیہ دے-

عمرہ

عمرہ حج کی مانند عمل ہے جو 8، 9، 10، اور 11 ذوالحجہ کے سوا سال بھر کے باقی ایام میں ادا کیا جا سکتا ہے عمرہ کے چار بڑے بڑے ارکان ہیں (1) احرام باندھنا (2) بیت اللہ کا طواف کرنا (3) صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا (4) حلق یا تقصیر کرنا-

عمرے کی ادائیگی کا طریقہ یوں ہے ان الفاظ میں عمرہ کی نیت کی جاتی ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اے اللہ ! میں عمرہ بجالانا چاہتا ہوں پس اس کو میرے لئے آسان

بنادے اور میری طرف سے اسے قبول فرما پھر احرام باندھ کر مسجد الحرام میں آئے اور یوں طواف کی نیت کرے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الْقُدُوْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ! میں بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف عمرہ بجالانا چاہتا ہوں پس اس کو میرے لئے آسان بنادے اور میری طرف سے اسے قبول فرما (نوٹ طواف کا طریقہ اور دعائیں متعلقہ باب میں میں صفحہ نمبر پر ملاحظہ فرمائیں) طواف کے بعد مقام ابراہیم میں دو رکعت نفل پڑھے اور چشمہ زمزم سے آب زمزم پی لے پھر باب الصفا کے راستے جا کر سعی کرے صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرے پھر حرم سے باہر جا کر حلق یا تقصیر کرے یہاں سے اعمال عمرہ ختم ہو جاتا ہے۔

عورتوں کا مسئلہ

عورتیں صرف اس صورت میں حج وعمرہ کرسکتی ہیں جبکہ وہ اپنے خاوند یا محرم یا عفت مآب خواتین کے ہمراہ ہوں انکی ہم نشینی اور صحبت انہیں امن وسکون اور تحفظ وطمانیت کا باعث ہوں

باقی اعمال حج کی بجا آوری مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے تاہم عورتوں کے لئے بعض چیزیں جائز ہیں مثلاً

1- سلے ہوئے یا بنے ہوئے لباس پہننا جیسے قمیص، شلوار وغیرہ

2- سر کو ڈھانپ لینا

3- تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز کو پست رکھنا

4- طواف اور سعی کے دوران رمل وسعی میں دوڑ نہ لگانا بلکہ آہستہ چلنا۔

احرام باندھنے سے پہلے یا بعد حیض یا نفاس آئے تو مناسب یہ ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل کرے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھے سعی اور طواف کو چھوڑ کر باقی تمام اعمال حج بجالائے جو احرام باندھنے والے بجالاتے ہیں البتہ طواف اور سعی حیض یا نفاس بند/منقطع ہونے تک مؤخر کرے کیونکہ یہ دونوں نماز کی مانند ہیں اور پاک وصاف حالت ہی میں ادا کی جاسکتی ہیں لہذا وہ عورت پاک ہونے کے بعد یہ اعمال بجالائیں گی۔

باب چہارم

سطور بالا میں ہم مقامات ومناسک حج کے بارے میں تفصیل سے لکھ چکے ہیں ان کی روشنی میں اعمالِ حج صحیح معنوں میں ادا کرسکتے ہیں تاہم ذیل میں ایک مکمل حج ترتیب وار نذر قارئین کر رہے ہیں مختلف مقامات اور موقعوں کی مناسبت سے ماثور دعاؤں کو بھی درج کر رہے ہیں تا کہ زائرین حرم زیادہ سے زیادہ فیوض وبرکات سے اپنا دامن مراد بھر سکیں۔

☆ وزارت حج کی جانب سے جاری کردہ شیڈول کے مطابق سامان سفر تیار کرنے کے بعد سفر حج پر روانہ ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَ اطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِىْ السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِىْ اَهْلِىْ

☆ سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھے یہ دعا ہر سواری پر سوار ہوتے وقت پڑھنا چاہئے سُبْحَانَ اللهِ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّا اِنْشَاءَ اللهُ لَمُهْتَدِيْنَ

☆ اہل و عیال ، خویش و اقارب اور دوست احباب سے رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھے اَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ لَا يُضِيْعُ وَدَاعَهٗ

☆ اسلام آباد یا کراچی یا اپنے نزدیکی حج کیمپ میں اپنی آمد کی اطلاع دیجئے اور فرصت کے لمحات میں اپنے سفر کے ضروری سامان خرید کر تیار رکھئے اور حرمین شریفین روانگی کے لئے اپنی باری کا انتظار کیجئے۔

☆ حج کیمپ کے اہلکار سفری کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد عازمین حج کو شیڈول کے مطابق حجاز روانہ

کرتے ہیں اگر ہوائی جہاز میں سفر کر رہے ہو تو حج کیمپ یا ہوائی اڈا جہاں بھی انتظامیہ کی جانب سے ہدایت اور سہولت مہیا ہو مسنون طور پر غسل اور واجبی طور پر وضو کر کے دوگانہ یا فرض نماز پڑھیے اور احرام پہن کر حج تمتع کی نیت کیجئے اور تین بار تلبیہ پڑھیے- لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

☆ جہاز میں سوار ہوتے وقت مذکورہ بالا دعا کے علاوہ یہ دعا بھی پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِیْھَا وَ مُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلاً مُّبٰرَکًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ

☆ دوران سفر دعائیں تلبیہ، اوراد و وظائف میں مشغول رہے-

☆ جدہ یا مدینہ منورہ میں سعودی حکام کاغذات کی دوبارہ جانچ پڑتال کرتے ہیں حکومت کی جانب سے مقررہ معلم حج اور اس کے نمائندے وہیں آپ اور آپ کے سامان کو اپنی تحویل میں لیتے ہیں سواری کا انتظام کرتے اور سعودی امیگریشن میں مدد دیتے ہیں

☆ حدود حرم میں پہنچ کر جب پہلی بار شہر مکہ معظمہ پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَ دَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَ اَھْلِ طَاعَتِکَ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

☆ جب بیت اللہ سامنے جلوہ گر ہوں اور اس کی پر عظمت بلند و بالا منارے نظر آئیں تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ مَھَابَةً وَّ بِرًّا وَّ تَکْرِیْمًا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اُدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ

☆ اگر یوم ترویہ یعنی ۸ ذوالحجہ ہو اور طواف و سعی کا وقت نہ ہو تو وہاں سے مناسک حج کی ادائیگی کے لئے سیدھا منیٰ جانا ہوگا اگر وقت ہو تو یہ طواف جو طواف قدوم کہلاتا ہے بجالا کر منیٰ جائیگا- اگر اس تاریخ سے پہلے کی کوئی تاریخ ہو تو سب سے پہلے مسجد الحرام کا قصد کرنا ہوگا لہذا مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .

☆ مسجد الحرام میں پہنچ کر بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف قدوم بجالائے نیت یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الْقُدُوْمِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

☆ اگر عمرہ ادا کرنا ہو تو نیت یوں کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ.

☆ رکن یمانی اور حجر اسود تک ہر چکر میں کثرت سے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبُّ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

☆ طواف کا ہر ایک چکر شوط کہتے ہیں ذیل میں ہر چکر کی مخصوص دعا الگ الگ درج کرتے ہیں

شوط اول کی مخصوص دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِیْمَانًا بِکَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَهْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

شوط دوم کی مخصوص دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّهْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ

شوط سوم کی مخصوص دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَمَمَاتِ

شوط چہارم کی مخصوص دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرًا یَاعَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَا اللّٰہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ مِنْکَ الْخَیْرُ

شوط پنجم کی مخصوص دعا

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَّرِیْئَۃً لَا اَظْمَاُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَّاسَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعِیْمَھَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ

شوط ششم کی مخصوص دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ

اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنھَا فَاغْفِرْہُ لِی وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّی وَاَغْنِنِی بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَنْ مَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَ وَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَعَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی

شوطِ ہفتم کی مخصوص دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَقَلْبًاخَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَۃً نَّصُوْحًاوَّتَوْبَۃً قَبْلَ الْمَوْتِ وَ رَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ وَ الْمَغْفِرَۃَ وَ رَحْمَۃَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَعِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِی بِالصَّالِحِیْنَ

ہر چکر جو حجر اسود کے سامنے سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود کے سامنے لگائی گئی پٹی سے مکمل ہوتا ہے مکمل کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہئے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

☆ دوران طواف عمل اصطباغ اور رمل بھی بجالائے پھر میزابِ رحمت اور مقام ملتزم میں آئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی وانکساری سے دعائیں مانگے۔

☆ مقام ملتزم میں کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اِعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ اٰبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَ وَاِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً اِلَّا قَضَیْتَھَا وَ یَسَّرْ تَھَا فَیَسِّرْ اُمُوْرَ نَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالِنَا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَ حَیِّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ

☆ پھر مقام ابراہیم میں جا کر وہیں یا اس کے آس پاس دو رکعت نفل پڑھے اس موقع پر یہ دعا پڑھے

☆ پھر چشمہ زمزم پر جا کر آبِ زمزم پیتے ہوئے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

☆ پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اعمال سعی بجالاتے وقت منجملہ اور دعاؤں کے یہ بھی پڑھے اَللّٰھُمَّ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ حَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

☆ صرف عمرہ کرنے والے اور حج تمتع بجالانے والے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد حرم سے باہر نکل آئے حلق یا تقصیر کے بعد حلال ہو جائے یہاں سے عمرے کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔

☆ اس کے بعد 8 ذوالحجہ کو اگر احرام میں نہ ہو تو طہارت کرے پھر حج کا احرام پہن کر بیت اللہ کا طواف کرے اور منیٰ چلا جائے۔

☆ میدان منیٰ میں ظہر سے لے کر 9 ذوالحجہ کی نمازِ صبح تک قیام کرے یہ وقت قرآنِ کریم کی تلاوت، توبہ و استغفار، تسبیح و تہلیل، ذکر و اوراد اور دعاؤں کے پڑھنے میں گزار دے۔

☆ 9 ذوالحجہ کو نماز فجر کے فوراً بعد منیٰ سے میدانِ عرفات روانہ ہو جائے راستے میں میدانِ مزدلفہ آتا ہے اس میں وادیٔ محسر دوڑ کر پار کرے دن بھر عرفات میں وقوف کرے ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک اذان دو اقامتوں سے ایک ساتھ پڑھے سارا دن قرآنِ کریم کی تلاوت، توبہ و استغفار، تسبیح و تہلیل، ذکر و اوراد اور دعا ؤں کے پڑھنے میں گزار دے۔

☆ دن بھر وقوف کے بعد غروبِ آفتاب کے فوراً بعد نماز مغرب پڑھے بغیر واپس میدان مزدلفہ لوٹ آئے جہاں پہنچتے ہی نماز مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامت سے ملا کر پڑھے وہاں رات بھر آرام کرے صبح کی نماز کے بعد مسجد مشعر الحرام کے پاس آ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدِ التَّحِیَّةَ وَالسَّلَامَ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

☆ 10 ذوالحجہ اور ایام تشریق میں رمی کرنے کے لئے وہیں سے 70 عدد کنکریاں چن کر ساتھ لے صبح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد واپس میدان منیٰ آئے وادی محسر کو تیزی کے ساتھ طے کرے۔ منیٰ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے جمرۃ العقبیٰ کی رمی کرے اور اس کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا موقوف کرے رمی کے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللهِ و الله اکبر رَغماً لِلشَّیطَان وَ رَضِیَ الرَّحْمٰن اَللّٰهُمَّ اجْعَلْہٗ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا

☆ 10 ذوالحجہ کو رمی جمرۃ العقبیٰ کے بعد قربانی دی جاتی ہے بہتر یہ ہے کہ وہیں سے قربانی خرید کر خود ذبح کرے بوقتِ ذبح یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قُرْبَانِیْ لَحْمُہٗ بِلَحْمِیْ دَمُہٗ بِدَمِیْ وَعَظْمُہٗ بِعَظْمِیْ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَکْبَرُ

اگر موقع ملے تو تھوڑا گوشت ساتھ لے قربانی سے فراغت کے بعد سر کے بال منڈوائے یا چھوٹا کرے اس عمل کے ساتھ ہی وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام باندھتے ہی حرام ہو گئی تھیں سوائے بیوی سے جنسی رابطہ کرنے کے۔

☆ قربانی دینے اور حلق یا تقصیر کرنے کے بعد مکہ واپس آئے اگر پہلے طواف قدوم بجا نہ لا سکا ہو تو پہلے طواف قدوم بجا لائے پھر طواف زیارت اور پھر طواف النساء بجا لائے اگر طواف قدوم پہلے کر چکا ہو اور اس میں رمل و سعی بھی کیا ہو تو طواف زیارت میں رمل کی ضرورت نہیں ہے ورنہ اس میں رمل کرنا ہوگا طواف زیارت کی نیت یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الزِّیَارَۃِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ)

طواف زیارت کے بعد طواف نساء بجا لائے اس کے لئے رمل اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی ضرورت نہیں ہے نیت یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ النِّسَاءِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

طواف کے دوران وہ دعائیں بھی پڑھیں جو ہر شوط (چکر) کے لئے مخصوص ہیں۔

☆ طواف کے بعد مقام ابراہیم میں جا کر 2 رکعت نفل پڑھے پھر آب زمزم پی کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔

☆ ان دونوں کو موخر کر کے بعد میں بجالانا بھی جائز ہے اس صورت میں 12 یا 13 ذوالحجہ تک منیٰ میں قیام کرنا ہو گا رمی الجمار سے فراغت کے بعد مکہ آ کر پہلے طواف زیارت اور پھر طواف نساء بجالائے۔

☆ 11 ذوالحجہ کو پھر منیٰ جا کر تینوں جمرات پہلے جمرۃ الاولیٰ پھر وسطیٰ اور پھر اخری کی رمی کرے۔

☆ 12 ذوالحجہ کو پھر منیٰ جا کر تینوں جمرات کی رمی کرے اگر اسی دن تیرہویں تاریخ کو رمی کی جانے والی کنکریاں بھی رمی کر کے مکہ واپس آئے تو جائز ہے۔

☆ مناسک حج کا سب سے آخری عمل طواف وداع بجالائے اور بیت اللہ سے بصد حسرت و شوق رخصت ہو جائے اس کی نیت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡحَرَامِ سَبۡعَةَ اَشۡوَاطٍ طَوَافَ الۡوِدَاعِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ

☆ اگر دیار حبیب یعنی مدینۂ منورہ میں روضۂ اقدس کی زیارت کو پہلے نہیں گیا ہو تو اب جائے گا اور وہاں چالیس نمازیں پڑھ کر دامن مراد کو ان مقامات وشعائر اللہ کے فیوض و برکات سے بھر کر اپنے گھر واپس آئے۔

☆ آبِ زمزم کھجوریں اور تسبیحیں اعزہ کو تحفہ دینے کے لئے ساتھ لے ☆

روضۂ رسول مقبول ﷺ کی زیارت

حج سے پہلے یا حج کے بعد مدینۂ منورہ میں روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے جائے آگاہ رہے کہ مدینۂ منورہ کی حدود بھی حرم ہیں لہذا وہاں کی گھاس پھوس، پودوں، درختوں کو اکھیڑنے اور شکار کھیلنے سے گریز کریں۔

مناسب ہے کہ شہر مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے پاک وصاف لباس پہنے ایسی حالت میں مسجد نبوی میں قدم رکھے کہ عجز وانکساری اور خضوع وخشوع میں آدابِ مدینہ ملحوظ رہیں

اور مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت یہ سلام ودعا پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا

اگر باسانی موقع ملے تو منبر یا اس کے آس پاس دو رکعت نفل پڑھے پھر تربت اطہر کا ارادہ کرے اس کے روبرو کھڑے ہو کر یوں سلام نیاز پیش کرے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اسی طرح جتنا چاہے درود وسلام پڑھنی کلمات پڑھے مناسب یہ ہے کہ اورادِ فتحیہ کے پوری ''الصلوۃ'' پڑھی جائے۔

اگر کسی نے اپنی طرف سے سلام پیش کرنے کی استدعا کی ہو تو اسے یوں پیش کرے یارسول اللہ فلاں کی جانب سے سلام عرض ہے فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے یا اپنی مادری زبان میں ہی پیش کرے۔ پھر جو چاہے دعا مانگے اور جب تک مدینۂ منورہ میں مقیم رہے روضۂ اطہر پر برابر حاضری دیتا رہے اور صدقہ خیرات نکالتا رہے۔

جنت البقیع میں زیارت کی غرض سے جائے موزون اور مناسب الفاظ میں اپنا سلام پیش کرے اور

موقع محل کے مناسبت سے اپنے اور دوست احباب کے حق میں دعائیں مانگے منجملہ اور دعاؤں کے یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَھْلَ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَھُمْ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّوْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَابِقُوْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ

اگلے صفحات میں ہم دعائے صمیہ، اورادِ فتحیہ اور اورادِ عصریہ باترجمہ شامل کر رہے ہیں تا کہ عازمین حج کے علاوہ دوسرے اہل تصوف بھی اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں اور چراغ سے چراغ جلتے رہیں کے مصداق راقم السطور کو بھی ثواب ملتے رہیں۔

اعمال حج کے سلسلے میں جن دعاؤں کو مختلف مقامات اور موقعوں کی مناسبت سے پڑھنا ہوتا ہے جو حضرات بآسانی پڑھ سکیں وہ بڑے سعادتمند ہیں لیکن جو حضرات بدقت و دشواری انہیں پڑھ سکیں ان کو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ اپنی زبان ہی میں دعائیں مانگیں یا وہی دعائیں پڑھیں جو پہلے سے انہیں یاد ہوں یا مکمل دعائے صمیہ، اورادِ فتحیہ اور اورادِ عصریہ پڑھیں یا ان کے مختلف حصے پڑھیں روحانی فیوض و برکات کے حصول کے لئے ان سے بڑھ کر کوئی نہیں